Marfat.com

قرآنی دستورِ انقلاب

یعنے

سورۂ مُزّمّل اور سورۂ مُدّثّر کی حکیمانہ تفسیر

(اُردو ——— اور ——— سندھی میں)

حجۃ الاسلام، امام الائمہ، امام ولی اللہ محدّث دہلویؒ اس دَور کو جو اُن کی مجددیت سے شروع ہوتا ہے، دورۂ حکمۃ قرار دیتے ہیں۔ اس زمانے میں حکمتِ ولی اللّٰہی کے بہترین شارح حضرت مولانا عُبیدُاللہ سندھیؒ تھے۔ یہ اُردو تفسیر درحقیقت حضرت مولاناؒ ہی کے افکار کی مظہر ہے اور اُن کی نگرانی میں مُرتّب ہوئی ہے، جس کی شہادت خود حضرت مولاناؒ کے بیان میں ملتی ہے جو اس تفسیر کے آغاز میں درج ہے۔

اس تفسیر میں دکھایا گیا ہے کہ قرآنِ حکیم کی تعلیم انقلابی ہے اور اس کی انقلاب انگیزی نے جس طرح قیصر اور کسریٰ کے ظالمانہ سرمایہ پرستانہ نظاموں کو برباد کیا اُسی طرح یہ ہر زمانے میں وہی اثر دکھا سکتی ہے۔ اسی سلسلے میں قرآنی انقلاب کے وہ اصول بھی پیش کئے گئے ہیں، جو ان سورتوں میں آئے ہیں۔

ہندوستان کے مسلمانوں پر اس وقت جو جمود اور ارتجاع (ری ایکشن) طاری ہے۔ اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ مسلمان اپنی ذہنیت انقلابی بنائیں۔ جس کے لئے اس انقلابی سلسلۂ تفسیر کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔ یہ بات آپ کو اور کسی تفسیر میں کم ملے گی۔

حجم دو سو صفحات سے زیادہ۔ قیمت عہ/

ملنے کا پتہ:

بیتُ الحکمت، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اٰمِيْن وَبِهٖ ثِقَتِيْ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ (وَ
بَعْدُ) فَهٰذَا كِتَابُ الْكَشْفِ وَالتَّبْيِيْنِ فِيْ غُرُوْرِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ ط

اِعْلَمْ اَنَّ الْخَلْقَ قِسْمَانِ حَيَوَانٌ وَغَيْرُ حَيَوَانٍ وَالْحَيَوَانُ قِسْمَانِ مُكَلَّفٌ
وَغَيْرُ مُكَلَّفٍ فَالْمُكَلَّفُ مَنْ خَاطَبَهُ اللّٰهُ بِالْعِبَادَةِ وَاَمَرَهٗ بِهَا وَوَعَدَهٗ
بِالثَّوَابِ عَلَيْهَا وَنَهَاهُ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَحَذَّرَهُ الْعُقُوْبَةَ وَغَيْرُ الْمُكَلَّفِ مَنْ
لَمْ يُخَاطِبْهُ بِذٰلِكَ ثُمَّ الْمُكَلَّفُ قِسْمَانِ مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ وَالْمُؤْمِنُ قِسْمَانِ طَائِعٌ

جان لے کہ مخلوق دو قسم ہے حیوان اور غیر حیوان حیوان دو قسم ہیں مکلف اور غیر مکلف۔
مکلف وہ ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرنیکا حکم دیا ہے اور اسکے بجالانے پر ثواب کا وعدہ
دیا ہے اور گناہوں سے روکا ہے اور عذاب سے ڈرایا ہے اور غیر مکلف وہ جسکو ان باتوں کا
مخاطب نہیں کیا پھر مکلف دو قسم ہیں مومن اور کافر پھر مومن دو قسم ہیں۔ فرماں بردار

Marfat.com

وَعَاصٍ وَكُلٌّ وَاحِدٍ مِّنَ الطَّائِعِيْنَ وَالْعَاصِيْنَ يَنْقَسِمُ اِلٰى قِسْمَيْنِ عَالِمٌ وَجَاهِلٌ ثُمَّ رَأَيْتَ الْغُرُوْرَ لَازِمًا لِجَمِيْعِ الْمُكَلَّفِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَكْشِفُ عَنْ غُرُوْرِهِمْ وَاُبَيِّنُ الْحُجَّةَ فِيْهِ وَاُوَضِّحُ غَايَةَ الْاِيْضَاحِ وَاُبَيِّنُهٗ غَايَةَ الْبَيَانِ بِاَوْجَزِ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْعِبَارَةِ وَاَبْدَعِ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْاِشَارَةِ فَاَقُوْلُ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْمَغْرُوْرِيْنَ مِنَ الْخَلْقِ مَا عَدَا الْكَافِرِيْنَ اَرْبَعَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ وَصِنْفٌ مِّنَ الْعُبَّادِ وَصِنْفٌ مِّنْ اَرْبَابِ الْاَمْوَالِ وَصِنْفٌ مِّنَ الْمُتَصَوِّفَةِ فَاَوَّلُ مَا نَبْدَاُ بِهٖ غُرُوْرُ الْكُفَّارِ وَهُمْ فِيْ غُرُوْرِهِمْ قِسْمَانِ مِنْهُمْ مَنْ غَرَّتْهُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَمِنْهُمْ مَنْ غَرَّهٗ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ فَاَمَّا الَّذِيْنَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَهُمُ الَّذِيْنَ قَالُوْا اَلنَّقْدُ خَيْرٌ مِّنَ النَّسِيْئَةِ وَلَذَّاتُ الدُّنْيَا يَقِيْنٌ وَلَذَّاتُ الْاٰخِرَةِ شَكٌّ وَلَا يُتْرَكُ الْيَقِيْنُ بِالشَّكِّ وَهٰذَا قِيَاسٌ فَاسِدٌ وَهُوَ قِيَاسُ

اور نافرمان پھر فرمانبردار اور نافرمان دونوں کے دو دو قسم ہیں عالم اور جاہل مگر تو دیکھے گا کہ مومن اور کافر سب قسم کے مکلف غرور میں پھنسے ہوئے ہیں مگر جسکو رب العالمین نے بچا لیا اگر اللہ نے چاہا تو میں ان کے دہوکے کو ظاہر کرکے دلیل بیان کردوں گا بہت مختصر عبارت اور عجیب اشارات سے واضح طور پر سمجھا دونگا جان لے کہ کافروں کے سوا مغروروں کی چار قسمیں ہیں۔ بعض علماء، بعض عابد۔ بعض مالدار۔ اور بعض صوفی سب سے پہلے ہم کافروں کا غرور بیان کرتے ہیں انہوں نے دو طرح پر دہوکا کھایا ہے بعض کو تو دنیا کی زندگی نے دہوکا دیا ہے اور بعض کو اللہ تعالیٰ کی ہستی میں دہوکا اور شک ہی۔ لیکن وہ لوگ جن کو دنیاوی زندگی کی وجہ سے دہوکا لگا ہے۔ کہتے ہیں نقد ادہار سے بہتر ہے اور دنیاوی لذات یقینی ہیں اور آخرت کے انعام شکی اور محض وہمی چیز حاصل کرنے کو یقینی چیز سے دست بردار نہیں ہونا چاہیے اور یہ بالکل باطل اور ابلیسانہ خیال ہے۔ چنانچہ ابلیس نے بھی دیکھا کہ تم نے اسکو

إبليس لعنه الله في قوله أنا خير منه فظن أن الخيرية في النسب وعلاج هذا الغرور شيئان إما بتصديق وهو الإيمان وإما ببرهان أما التصديق فهو أن يصدق الله تعالى في قوله وما عند الله خير وأبقى وقوله تعالى وما الحياة الدنيا إلا متاع الغرور وتصديق الرسول فيما جاء به وأما البرهان فهو أن يعرف وجه فساد قياسه إن قوله الدنيا نقد والآخرة نسيئة مقدمة صحيحة وأما قوله النقد خير من النسيئة فهو محل التلبيس وليس الأمر كذلك بل إن كان النقد مثل النسيئة في المقدار والمقصود فهو خير وإن كان أقل منها فالنسيئة خير منه ومعلوم أن الآخرة أبدية والدنيا غير أبدية وأما قولهم لذات الدنيا يقينية ولذات الآخرة شك فهو أيضا باطل بل ذلك يقين عند المؤمنين وليقينه

آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا) تو کہا میں اس سے بہتر ہوں اُس نے وہم کیا کہ بھلائی صرف اسباب کے لحاظ سے ہی ہوا کرتی ہے اس دھوکے کا ازالہ دو طرح سے ہو سکتا ہے یا بذریعہ تصدیق یعنے ایمان یا بذریعہ دلیل۔ تصدیق یہ ہے کہ اللہ کے کلام کو سچا سمجھیں وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى جو کچھ اللہ کے پاس ہے بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور نہیں دنیا کی زندگی مگر دھوکے کا سامان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آوردہ تعلیم کی تصدیق کریں دلیل یہ ہو کہ اپنے قیاس کی غلطی معلوم کریں انکا یہ کہنا کہ دنیا نقد ہے اور آخرت ادہار یہ تو صحیح ہے لیکن یہ بات کہ نقد ادہار سے بہتر ہوا کرتا ہے دھوکا ہے کیونکہ یہ اس صورت میں ہو کہ نقد اور ادہار مقدار اور مقصود میں برابر ہوں تب تو بیشک نقد بہتر ہے اور اگر نقد ادہار کی نسبت کم ہے تو ادہار یقیناً بہتر ہے اور یہ بدلائل) معلوم ہو چکا ہے کہ آخرت ہمیشہ رہیگی اور دنیا ابدی نہیں لیکن انکا یہ کہنا کہ دنیا کی لذتیں یقینی ہیں اور آخرت کی وہمی یہ بھی باطل ہے بلکہ یہ مومنوں کے نزدیک تو یقینی ہے اور

مُدرِکَانِ اَحدُ هُمَا الاِیمانُ وَالتَّصدِیقُ عَلٰی وَجہِ التَّقلِیدِ لِلاَنبِیاءِ وَالعُلَمَاءِ کَمَا یُقَلِّدُ الطَّبِیبُ الحَاذِقُ فِی الدَّوَاءِ وَالمُدرِکُ الثَّانِی الوَحیُ لِلاَنبِیاءِ وَالاِلہَامُ لِلاَولِیاءِ وَلَا تَظُنَّ اِنَّ مَعرِفَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِاُمُورِ الاٰخِرَۃِ وَلِاُمُورِ الدُّنیَا تَقلِیدٌ لِجِبرِیلَ عَلَیہِ السَّلَامُ فَاِنَّ التَّقلِیدَ لَیسَ بِمَعرِفَۃٍ صَحِیحَۃٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حَاشَاہُ اللّٰہُ مِن ذٰلِکَ بَل قَدِ انکَشَفَت لَہُ الاَشیَاءُ وَشَاھَدَھَا بِنُورِ البَصِیرَۃِ کَمَا شَاھَدَ المَحسُوسَاتِ بِالعَینِ الظَّاھِرَۃِ

فصل وَالمُؤمِنُونَ بِاَلسِنَتِہِم وَعَقَائِدِہِم اِذَا ضَیَّعُوا اَوَامِرَ اللّٰہِ وَھِیَ الاَعمَالُ الصَّالِحَۃُ وَتَدَنَّسُوا بِالشَّھَوَاتِ فَھُم مُشَارِکُونَ الکُفَّارَ فِی ھٰذَا الغُرُورِ فَالحَیَاۃُ الدُّنیَا لِلکَافِرِینَ وَالمُؤمِنِینَ جَمِیعًا غُرُورٌ فَاَمَّا غُرُورُ الکَافِرِینَ بِاللّٰہِ فَمِثَالُہٗ قَولُ بَعضِہِم فِی اَنفُسِہِم بِاَلسِنَتِہِم اِنَّہٗ اِن کَانَ اللّٰہُ مُعِیدُنَا فَنَحنُ اَحَقُّ بِہٖ مِن

انکے یقین کے دو اسباب ہیں ایک تو ایمان اور تصدیق ہے انبیاء اور علماء کی تقلید کی بنا پر جیسا دوا کے بارہ میں لائق طبیب کی پیروی و تقلید کی جاتی ہے دوسرا سبب انبیاء پر نازل شدہ وحی اور اولیاء کا الہام یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم امور آخرت اور امور دنیا کے بارہ میں محض جبرئیل علیہ السلام کی تقلید پر ہی موقوف تھا کیونکہ جس معرفت کی بنیاد صرف تقلید پر ہی ہو صحیح نہیں ہوتی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے اس بات سے پاک رکھا ہو بلکہ نور بصیرت کی وجہ سے اللہ تعالے نے آپ پر اشیاء کے راز کھولدیے اور آپنے اس طرح معلوم کرلیا جیسا کہ ظاہری آنکھ کے ساتھ حسی چیزوں کو دیکھتے ہیں

فصل اور صرف زبان اور عقیدہ کے مومن جب اللہ کے احکام یعنے نیک کام چھوڑ دیں اور نفسانی خواہشات میں پھنس جائیں تو اس دھوکا میں وہ کافروں کے شریک ہیں (خلاصہ) یہ کہ دنیاوی زندگی کافروں اور مومنوں سبھی کو لیے دھوکے کا موجب ہے لیکن کافر کا دھوکا اللہ کے بارہ میں جیسا کہ بعض کہتے ہیں کہ اگر اللہ ہمیں (قیامت کو) دوبارہ زندہ کریگا تو ہم دوسروں کی نسبت زیادہ

غَيْرِنَا كَمَا أَخْبَرَ اللهُ عَنْهُمْ فِي سُوْرَةِ الْكَهْفِ حَيْثُ قَالَ مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ
هٰذِهٖ أَبَدًا وَّمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً اَلْآيَةَ وَسَبَبُ هٰذَا الْغُرُوْرِ قِيَاسٌ مِّنْ
أَقْيِسَةِ إِبْلِيْسَ لَعَنَهُ اللهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ يَنْظُرُوْنَ مَرَّةً إِلٰى نِعَمِ اللهِ عَلَيْهِمْ فِي الدُّنْيَا
فَيَقِيْسُوْنَ عَلَيْهَا نِعَمَ الْآخِرَةِ وَمَرَّةً يَنْظُرُوْنَ إِلٰى تَاخِيْرِ عَذَابِ اللهِ عَنْهُمْ فِي الدُّنْيَا
فَيَقِيْسُوْنَ عَلَيْهِ عَذَابَ الْآخِرَةِ كَمَا أَخْبَرَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا
اللهُ بِمَا نَقُوْلُ وَمَرَّةً يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَهُمْ فُقَرَاءُ فَيَزْدَرُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ
أَهٰؤُلَاءِ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَا إِلَيْهِ وَ
تَرْتِيْبُ الْقِيَاسِ الَّذِيْ نُظِمَ فِي قُلُوْبِهِمْ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْنَا
بِنَعِيْمِ الدُّنْيَا وَكُلُّ مُحْسِنٍ فَهُوَ مُحِبٌّ وَكُلُّ مُحِبٍّ فَهُوَ مُحْسِنٌ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ بَلْ

کے زیادہ حقدار ہونگے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں ذکر فرمایا ہے کہ ایک کافر بھائی نے مومن بھائی کو جواب دیتے وقت) کہا مَا أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖ أَبَدًا وَّمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی بھی برباد ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہوگی اور یہاں بھی انکو ایک شیطانی قیاس کی وجہ سے دھوکا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ کبھی تو وہ دنیا میں اپنے پر اللہ کی بہت سی نعمتیں دیکھکر آخرت کو بھی اسپر قیاس کرتے ہیں (یعنے چونکہ یہاں ہم بڑے مزے میں ہیں آخرت میں بھی آرام سے ہی رہیں گے) اور کبھی وہ دنیا میں اللہ کے عذاب کی ڈھیل دیکھ کر اسی پر آخرت کو قیاس کر لیتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی بابت خبر دی ہے کہ وہ کہتے ہیں لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللهُ بِمَا نَقُوْلُ کیوں نہیں ہمکو اللہ عذاب کرتا ہمارے ان قولوں کی وجہ سے اور کبھی وہ مومنوں کی شکستہ حالت دیکھ کر خیال کرتے ہیں أَهٰؤُلَاءِ مَنَّ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَا إِلَيْهِ کیا یہ وہی لوگ ہیں جنپر اللہ نے ہمارے درمیان میں سے (چنکر) احسان کیا ہے اگر دین ایمان) کوئی بھلی بات ہوتی تو ہرگز یہ اسکیطرف ہم سے پہلے سبقت نہ کرتے اور جن

Marfat.com

يكون محسنا ولا يكون محبا بل ربما يكون الاحسان سبب هلاكه على التدريج و
ذلك محض الغرور بالله تعالى ولذلك قال صلى الله عليه وسلم ان الله يحمي عبده
المؤمن من الدنيا كما يحمي احدكم مريضه من الطعام والشراب وهو يحبه وكذلك
كان ارباب البصائر اذا اقبلت عليهم الدنيا حزنوا واذا اقبل عليهم الفقر
فرحوا وقالوا مرحبا بشعار الصالحين وقد قال تعالى فاما الانسان اذا ما
ابتلاه ربه فاكرمه ونعمه الاية وقال تعالى ايحسبون انما نمدهم من مال
وبنين نسارع لهم في الخيرات بل لا يشعرون وقال تعالى سنستدرجهم

خیالات کی وجہ سے ان کے دلوں میں یہ قیاس پیدا ہوتا ہے یہ ہیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتوں کا احسان کیا ہے اور جو محسن ہوتا ہے وہ محب ہوتا ہے اور ہر محب محسن ہوتا ہے مگر اصل میں یہ درست نہیں بلکہ بعض وقت ایسا ہوتا ہے محسن ہوتا ہے اور محب نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات تو احسان آہستہ آہستہ ہلاکت کا موجب ہو جاتا ہے اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی طرف سے اپنے مومن بندے کی اس طرح حفاظت کرتا ہے جیسا کہ تم میں سے کوئی مریض کو کھانے پینے سے پرہیز کراتا ہے حالانکہ مریض کھانے پینے کو چاہتا ہے اسی لیے دانا لوگ جب دنیا کو اپنے پر فراخ پاتے تو غمناک ہوتے اور جب فقر آتا تو خوش ہوتے اور کہتے مرحبا کہ صالحین کی عادت آئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاما الانسان اذا ما ابتلاه ربه فاكرمه ونعمه فيقول ربي اكرمن لیکن انسان کو جب اللہ تعالیٰ آزمائش میں ڈالے پھر اسکو عزت اور نعمت دے پس کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو عزت دی۔ اور نیز فرمایا ايحسبون انما نمدهم به من مال وبنين نسارع لهم في الخيرات بل لا يشعرون کیا یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ مال اور بیٹے جن کی ہم انپر بہتات کر رہے ہیں انکے لیے بھلائی کا سامان ہے بلکہ یہ نہیں سمجھتے۔ نیز فرمایا سنستدرجهم من حيث لا يعلمون

Marfat.com

مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ وَقَالَ تَعَالٰى فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا
بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا
هُمْ مُبْلِسُوْنَ فَلَمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٰذَا الْغُرُوْرِ وَمَنْشَاهٰذَا الْغُرُوْرِ الْجَهْلُ
بِاللّٰهِ وَبِصِفَاتِهٖ فَمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ فَلَا يَامَنُ مِنْ مَكْرِهٖ اَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ
وَهَامَانَ وَالنَّمْرُوْدِ مَاذَا حَلَّ بِهِمْ مَعَ مَا اَعْطَاهُمُ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ وَقَدْ حَذَّرَ اللّٰهُ
تَعَالٰى مِنْ مَكْرِهٖ فَقَالَ تَعَالٰى فَلَا يَامَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ وَقَالَ تَعَالٰى
وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ وَقَالَ تَعَالٰى فَمَهِّلِ الْكَافِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ
رُوَيْدًا فَمَنْ اَدْلَاهُ اللّٰهُ نِعْمَةً فَلْيَحْذَرْ اَنْ تَكُوْنَ نِقْمَةً

وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ انکو یا تدریج لیجائیں گے اس
طرح کہ یہ معلوم بھی نہ کر سکیں گے اور انکو ڈھیل دونگا تحقیق میری تدبیر بڑی زبردست
ہے نیز فرمایا ہے فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا
بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ پس جب بھول گئے وہ چیز جسکے ساتھ
وہ نصیحت کیے گئے تھے ہمنے انپر ہر چیز کے دروازے کھولدیے یہانتک کہ جب وہ
نعمتوں کے ساتھ خوش ہو گئے ہمنے انکو اچانک پکڑ لیا پس ناگاہ وہ نا امید ہو گئے۔ پس
جسکے دل میں ایسے دہوکے سما گئے وہ اللہ کے ساتھ ایمان نہ لایا اور اس غرور و دہوکا کی
بنیاد اسکی ذات و صفات سے ناواقفی ہے جس نے اللہ کو پہچانا وہ اسکی تدبیر سے بیخوف
نہیں ہو سکتا کیا یہ لوگ فرعون و ہامان و نمرود کی طرف نہیں دیکھتے کہ باوجودیکہ اللہ نے
انکو کس قدر مال دیکر کس طرح نابود و ہلاک کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر سے ڈرایا ہے اور
فرمایا ہے فَلَا يَامَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ پس اسکی تدبیر سے نقصان اٹھانے
والی قوم کے سوا کوئی بیخوف نہیں ہوتا نیز فرمایا ہے کہ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ
انہوں نے بری تدابیر کیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ بہتر تدبیر کنندہ ہے۔ نیز فرمایا فَمَهِّلِ

Marfat.com

فصل وَاَمَّا غُرُوْرُ الْعُصَاةِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَوْلُهُمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَاِنَّمَا نَرْجُوْا عَفْوَهٗ فَاتَّكَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَاَهْمَلُوا الْاَعْمَالَ وَذٰلِكَ مِنْ قَبِيْلِ الرَّجَاءِ مَحْمُوْدٌ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ وَنِعْمَتَهٗ شَامِلَةٌ وَكَرَمَهٗ عَمِيْمٌ وَاِنَّا مُوَحِّدُوْنَ مُؤْمِنُوْنَ نَرْجُوْا بِوَسِيْلَةِ الْاِيْمَانِ وَالْكَرَمِ وَالْاِحْسَانِ وَرُبَّمَا كَانَ مُسْتَنَدُهُمُ التَّمَسُّكُ بِصَلَاحِ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ وَذٰلِكَ نِهَايَةُ الْغُرُوْرِ فَاِنَّ اٰبَاءَهُمْ مَعَ صَلَاحِهِمْ وَوَرَعِهِمْ كَانُوْا خَائِفِيْنَ وَنَظْمُ قِيَاسِهِمُ الَّذِيْ سَوَّلَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ مَنْ اَحَبَّ اِنْسَانًا اَحَبَّ اَوْلَادَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ اٰبَاءَكُمْ فَهُوَ يُحِبُّكُمْ فَلَا تَحْتَاجُوْنَ اِلَى الطَّاعَاتِ فَاتَّكَلُوْا عَلٰى ذٰلِكَ وَاغْتَرُّوْا بِاللّٰهِ وَكَمَا

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پس مہلت دو کافروں کو میں انکو تھوڑی سی مہلت دونگا پس جسکو اللہ تعالیٰ نعمت دے اسے چاہیے کہ ڈرتا رہے کہ اس نعمت کی وجہ سے مستحق عذاب نہ ہو جائے **فصل** لیکن گنہگار مومنوں کو اللہ کے غفور و رحیم نام سے دھوکا لگتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اسکی بخشش کے امیدوار ہیں اور اسی پر بھروسا کر کے عمل چھوڑ دیتے ہیں یہ بات (رجا) امید کے لحاظ سے تو دین میں پسندیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے اور اسکی نعمتیں اور کرم عام ہیں اور ہم موحد اور مومن ہیں امیدوار ہیں کہ ایمان اور فضل و احسان کو وسیلہ (کامیاب ہونگے) اور بعضوں کو ماں باپ کی بزرگی کا سہارا ہوتا ہے اور یہ سخت دھوکا ہے کیونکہ انکے والدین تو باوجود نیکی اور خوف خدا کے ڈرتے ہی رہتے تھے اور انکے اس شیطانی اور فاسد خیال کی بنیاد یہ ہے کہ جو کوئی کسی شخصکو دوست رکھتا ہے اسکی اولاد سے بھی محبت کرتا ہے چونکہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے والدین کو دوست رکھا ہم سے بھی محبت کرے گا ہم کو اطاعت کی ضرورت نہیں پس انھوں نے اس بات پر بھروسا کر لیا اور اللہ تعالےٰ کے بارہ میں دھوکا کھایا اور نہ جانا کہ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کشتی میں سوار کرنے کی اجازت چاہی مگر آپ کو روکا گیا اور اللہ تعالےٰ نے اسی سختی سے اسکو

Marfat.com

يَعْلَمُوا اَنَّ نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرَادَ اَنْ يَحْمِلَ اِبْنَهُ فِي السَّفِيْنَةِ فَمُنِعَ وَاَغْرَقَهُ
اللّٰهُ بِاَشَدِّ مِمَّا اَغْرَقَ بِهِ قَوْمَ نُوْحٍ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذَنَ فِي
زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهِ وَفِي الْاِسْتِغْفَارِ لَهَا فَاُذِنَ لَهُ فِي الزِّيَارَةِ وَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فِي الْاِسْتِغْفَارِ
وَنَسُوْا قَوْلَهُ تَعَالٰى وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَقَوْلَهُ تَعَالٰى وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰى فَاِنَّ مَنْ ظَنَّ اَنَّهُ يَنْجُوْ بِتَقْوٰى اَبِيْهِ كَمَنْ ظَنَّ اَنَّهُ يَشْبَعُ بِاَكْلِ اَبِيْهِ
اَوْ يَرْوِيْ بِشُرْبِ اَبِيْهِ وَالتَّقْوٰى فَرْضُ عَيْنٍ لَا يَجْزِيْ فِيْهَا وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهٖ وَ
عِنْدَ جَزَاءِ التَّقْوٰى يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ
اِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ الشَّفَاعَةِ وَنَسُوْا قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ وَقَوْلَهُ

غرق کیا جس سے باقی قوم نوح غرق ہوئی نیز ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر
کی زیارت اور دعاء مغفرت کی اجازت چاہی مگر صرف زیارت کی اجازت ملی اور مغفرت
طلب کرنے کی اجازت نہ ہوئی نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى
کوئی بوجھ اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائیگا۔ نیز اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاَنْ لَّيْسَ
لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى نہیں ہے انسان کے لیے مگر وہی جسکے لیے اس نے کوشش کی جو
شخص یہ گمان کرتا ہے کہ باپ کی پرہیزگاری سے یہ بھی نجات پا جائے گا
گویا ظن کرتا ہے کہ باپ کے کھانے سے یہ بھی سیر
ہو جائے گا اور اس کے پینے سے اسکی بھی پیاس جاتی رہے گی تقوی تو فرض عین ہے
اس میں والد اولاد کی طرف سے کفایت نہیں کرسکتا اور تقوی کی جزا کے وقت آدمی
اپنے بھائی اور ماں باپ و بیوی اور بیٹے سب سے بھاگ جائیگا مگر محض بر سبیل شفاعت
کیا یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول بھول گئے دانا وہ ہے جس نے اپنے
نفس کو ذلیل کیا اور موت کے بعد کام آنے والے عمل کیے۔ اور عاجز وہ ہے

تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وقال تعالیٰ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ وهل یرجو الرجاء الا اذا تقبل منه عمل فان لم یتقبل منه عمل فهو غرور لا محالة وانما ورد الرجاء لتبرید حرارة الخوف والیاس ولتلک الفائدۃ نطق به القراٰن والترغیب فی الزیادۃ لا محالۃ **فصل** ویقرب منهم غرور طوائف لهم طاعات ومعاص الا ان معاصیهم اکثر وهم یتوقعون المغفرة ویظنون ان ترجح کفة حسناتهم وکفة سیاٰتهم اکثر وهذا غایة الجهل فتری الواحد یتصدق بدراهم حلال

جس نے اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگایا اور اللہ پر بخشش کی امید رکھی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور (ممنوعات شرعیہ کو) ہجرت (علیحدگی) اختیار کی اور اللہ کے رستہ میں جہاد و کوشش کیا یہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نیز فرمایا کہ مومنوں کو بہشت میں داخل کرتے وقت کہا جائیگا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ یہ انکے عملوں کی جزاء ہے اور امید تب تک صحیح نہیں ہو سکتی جب تک پہلے اسکے لیے عمل نہ کیا جائے اور اگر بغیر عمل کے امید لگا بیٹھے تو خواہ نخواہ دھوکا ہے اصل میں رجا امید تو صرف خوف اور ناامیدی کی حرارت کو سرد کرنے کے لیے تدبیر کے طور پر واقع ہوئی ہے اور اسی فائدہ کے لیے قراٰن مجید نے اسکا ذکر کیا ہے تاکہ زیادتی اعمال کے لیے موجب ترغیب ہو **فصل** اور دھوکا میں انہی کے قریب قریب اور گروہ بھی ہیں جن میں اطاعت اور گنہگاری دونوں موجود ہیں مگر ان کے گناہ زیادہ ہیں اور وہ مغفرت کی توقع کیے ہوئے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ انکی نیکیوں کا پلڑا جھک جائیگا حالانکہ انکی برائیاں زیادہ ہیں اور یہ نہایت ہی جہالت ہے تو ان میں سے ایک کو دیکھیے گا کہ حلال و حرام سے ملے جلے چند درہم

مِنَ الحَلَالِ وَالحَرَامِ وَيَكُونُ مَا يَتَنَاوَلُهُ مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ وَالشُّبُهَاتِ اَضْعَافَهُ فَهُوَ
كَمَنْ وَضَعَ فِي كَفَّةِ المِيزَانِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَوَضَعَ فِي الكَفَّةِ الاُخْرٰى اَلْفًا وَاَرَادَ
اَنْ تَمِيلَ الكَفَّةُ الَّتِي فِيهَا العَشَرَةُ وَذٰلِكَ غَايَةُ الجَهْلِ **فصل** وَمِنْهُمْ مَنْ يَظُنُّ
اِنَّ طَاعَتَهُ اَكْثَرُ مِنْ مَعَاصِيهِ لِاَنَّهُ لَا يُحَاسِبُ نَفْسَهُ وَلَا يَتَفَقَّدُ مَعَاصِيهَا وَ
اِذَا عَمِلَ طَاعَةً حَفِظَهَا وَاعْتَدَّ بِهَا كَالَّذِي يَسْتَغْفِرُ اللهَ بِلِسَانِهِ وَيُسَبِّحُ بِاللَّيْلِ
وَالنَّهَارِ مَثَلًا مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْ اَلْفَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغْتَابُ المُسْلِمِينَ وَيَتَكَلَّمُ بِمَا لَا يَرْضَاهُ
اللهُ طُولَ النَّهَارِ وَيَلْتَفِتُ اِلَى مَا وَرَدَ مِنْ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَيَغْفُلُ عَمَّا وَرَدَ فِي عُقُوبَةِ
الكَذَّابِينَ وَالنَّمَّامِينَ وَالمُنَافِقِينَ وَذٰلِكَ مَحْضُ الغُرُورِ فَحِفْظُ لِسَانِهِ عَنِ المَعَاصِي
آكَدُ مِنْ تَسْبِيحِهِ فَسُبْحَانَ مَنْ صَكَّنَا عَنِ التَّنْبِيهِ

صدقہ کرتا ہے حالانکہ جو کچھ دوسرے لوگوں کا اور دیگر مشتبہ ذرائع کا مال اس کے پاس موجود
ہے اس سے کہیں زیادہ ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی میزان کے ایک پلڑے میں
دس درہم رکھ دے اور دوسرے میں ہزار اور خواہش کرے کہ یہ دس والہ پلڑا جھک
جائے اور یہ کیسی نادانی ہے **فصل** اور بعض گمان کرتے ہیں کہ انکی نیکیاں گناہوں کی
نسبت زیادہ ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے نفس کا حساب نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی برائیاں
معلوم کرتے ہیں جب نیکی کرتے ہیں تو اسکو یاد رکھتے ہیں جیسا کہ کوئی زبان سے شب
و روز میں سو یا ہزار بار استغفار اور تسبیح پڑھے پھر مسلمانوں کی غیبتیں بھی کرے اور
سارا دن ایسے کلمات بھی کہتا رہے جن سے اللہ خوش نہیں ہوتا وہ اپنی تسبیحات کی
فضیلت کا تو خیال کرتا ہے مگر جھوٹوں۔ چغل خوروں۔ اور منافقوں کے بارہ
میں جو عذاب وارد ہے اس سے غافل ہے اور یہ سخت دھوکا ہے پس اس کے لیے
زبان کو بند رکھنا تسبیحات کہنے سے زیادہ ضروری ہے۔

Marfat.com

فصل في بيان أصناف المغرورين وأقسام كل صنف (الصنف الأول
من المغرورين العلماء) وهم فرق ففرقة منهم لما أحكمت العلوم الشرعية
والعقلية تعمقوا فيها واشتغلوا بها وأهملوا تفقد الجوارح وحفظها عن
المعاصي وإلزامها الطاعات واغتروا بعلمهم وظنوا أنهم عند الله
بمكان وأنهم قد بلغوا من العلم مبلغا لا يعذب الله مثلهم بل يقبل
شفاعتهم في الخلق ولا يطالبهم بذنوبهم وخطاياهم وهم مغرورون
فإنهم لو نظروا بعين البصيرة لعلموا أن العلم علمان علم معاملة و
علم مكاشفة وهو العلم بالله تعالى وبصفاته فلا بد من علوم المعاملة
لتتم الحكمة المقصودة وهي المعاملة بمعرفة الحلال والحرام ومعرفة
أخلاق النفس المذمومة والمحمودة ومثلهم مثل طبيب يطبب غيره

فصل مغروروں کے کل گروہوں اور ہر فرقہ کی قسموں کے بیان میں (پہلی قسم مغرور علما
کے بیان میں) اور یہ کئی گروہ ہیں ایک گروہ وہ ہے جنہوں نے شرعی اور عقلی علوم خوب
یاد کیے اور اچھی طرح ان میں غور و فکر کیا اور انہی میں مشغول ہوئے اور ظاہری اعمال
و اخلاق سے غافل ہو گئے اور انکو گناہوں سے روکنے اور اطاعت پر لگانے کی
فکر نہ کی اور اپنے علم پر مغرور ہو کر ظن کیا کہ ہم اللہ کے نزدیک بڑے رتبہ پر ہیں کہ ہمارے
جیسے عالم کو تو اللہ بالکل عذاب نہ کریگا بلکہ دوسری مخلوق کے بارہ میں ہماری
سفارش قبول کرے گا اور ان سے کسی گناہ و خطا کے بارہ میں مطالبہ نہ ہوگا اور یہہ
بھی دھوکے میں ہیں اگر یہ غور کی نظر سے دیکھتے تو معلوم کرتے کہ علم دو قسم ہے علم معاملہ
اور علم مکاشفہ یعنے اللہ تعالے کی ذات و صفات کا علم۔ پس علم معاملہ سے بھی
چارہ نہیں تاکہ حکمت مقصودہ کامل ہو اور وہ حلال و حرام کو معلوم کرنا اور نفس
کے برے اور بھلے اخلاق کی شناخت ہے ان کی مثال اس طبیب کی طرح ہے جو لوگوں کا تو

Marfat.com

وَهُوَ عَلِيلٌ قَادِرٌ عَلٰى طِبِّ نَفْسِهٖ فَلَمْ يَفْعَلْ وَهَلْ يَنْفَعُ الدَّوَاءُ بِالْوَصْفِ
هَيْهَاتَ لَا يَنْفَعُ الدَّوَاءُ إِلَّا مَنْ شَرِبَهٗ بَعْدَ الْحِمْيَةِ وَغَفَلُوا عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا وَلَمْ يَقُلْ مَنْ يَعْلَمُ تَزْكِيَتَهَا وَ
كَتَبَ عِلْمَهَا وَعَلَّمَهَا النَّاسَ وَغَفَلُوا عَنْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ازْدَادَ
عِلْمًا وَلَمْ يَزْدَدْ هُدًى لَمْ يَزْدَدْ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا وَقَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَمْ يَنْفَعْهُ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ وَغَيْرُ ذٰلِكَ
كَثِيْرٌ وَهٰؤُلَاءِ مَغْرُوْرُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِهِمْ وَإِنَّمَا غَلَبَ عَلَيْهِمْ حُبُّ
الدُّنْيَا وَحُبُّ أَنْفُسِهِمْ وَطَلَبُ الرَّاحَةِ الْعَاجِلَةِ وَظَنُّوْا أَنَّ عِلْمَهُمْ يُنَجِّيْهِمْ
فِي الْآخِرَةِ مِنْ غَيْرِ عَمَلٍ (وَفِرْقَةٌ أُخْرٰى) أَحْكَمُوا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ الظَّاهِرَ وَتَرَكُوْا

علاج کرے مگر خود مریض ہو اپنے نفس کے علاج پر قادر تو ہے مگر کرتا نہیں کیا صرف خاصیت
معلوم کر لینے سے دوا فائدہ دے سکتی ہے ہرگز نہیں دوا اسی کو فائدہ کریگی جو بجا رہونے پر
اسکو پیے گا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے غافل ہو گئے ہیں قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا جس نے نفس کو پاک کیا خلاصی پائی اور جس نے اس کو خراب
کیا ہلاک ہوا یہ تو نہیں کہا مَنْ يَعْلَمُ تَزْكِيَتَهَا کہ وہ شخص خلاصی پائیگا جو تزکیہ
نفس کی ترکیب جانتا ہو اور علم کو لکھے اور لوگوں کو سکھائے نیز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس قول سے بھی غافل ہیں جو شخص علم میں ترقی کرے مگر ہدایت میں
ترقی نہ کرے اللہ سے دور ہونے میں ترقی کرتا ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ قیامت کو سب سے زیادہ اس عالم کو عذاب ہوگا جس نے علم سے نفع نہ اٹھایا
اسیطرح اور بہت سی احادیث ہیں یہ لوگ نعوذ باللہ دھوکے میں ہیں انپر دنیا اور نفس اور
دنیاوی راحت کی محبت غالب ہو گئی ہے اور انہوں نے گمان کر رکھا ہے کہ انکا علم
ہی بغیر عمل کے انکو آخرت میں نجات دیدے گا (ایک وہ گروہ ہے جس نے علم سیکھا

Marfat.com

المعاصي الظاهرة وغفلوا عن قلوبهم فلم يمحوا منها الصفات المذمومة عند الله كالكبر والرياء والحسد وطلب الرياسة والعلو وارادة السوء بالاقران والقرناء وطلب الشهرة في البلاد والعباد وذلك غرور وسببه غفلتهم عن قوله صلى الله عليه وسلم الرياء الشرك الاصغر وقوله صلى الله عليه وسلم الحسد يأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب وقوله صلى الله عليه وسلم حب المال والشرف ينبتان النفاق في القلب كما ينبت الماء البقل الى غير ذلك من الاخبار وغفلوا عن قوله تعالى الا من اتى الله بقلب سليم فغفلوا عن قلوبهم واشتغلوا بظواهرهم ومن لا يصفي قلبه لا تصح طاعاته وهو كمريض ظهر به الجرب فامره الطبيب بالطلاء وشرب الدواء فاشتغل بالطلاء وترك شرب الدواء فازال ما بظاهره ولم يزل

اور ظاہری اعمال بھی درست کر لیے اور ظاہری گناہ بھی چھوڑ دیے مگر دل کی طرف سے غافل رہے اور اس کی بری صفات تکبر۔ ریا۔ حسد۔ جاہ طلبی۔ نخوت ہم زمانہ لوگوں کے ساتھ برا ارادہ اور دور و نزدیک میں شہرت طلبی کے خیالات کو جو اللہ کے نزدیک سخت بری ہیں دل سے دور نہ کیے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اقوال سے غافل ہیں کہ ریا چھوٹا شرک ہے اور حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو نیز مال و جاہ کی محبت دل میں نفاق کو ایسے بوتی ہے جیسے پانی سبزی کو وغیرہ وغیرہ نیز اللہ تعالی نے فرمایا ہے الا من اتی اللہ بقلب سلیم مگر وہ شخص ہلاکت سے بچیگا جو اللہ کے پاس سلامتی والا دل لایا پس یہ دل سے غافل ہو کر ظاہر کیطرف مشغول ہو گئے جسکا دل قابو نہ ہوا اطاعت صحیح نہ ہو سکی یہ خارش والے مریض کیطرح ہیں جسے حکیم نے دوائی ملنے اور پینے دونوں کا حکم دیا ہو مگر اس نے ملنے والی تو استعمال کی اور پینے والی کو چھوڑ دیا اسکا ظاہری فساد تو دور ہو گیا اندر سے مرض

مَا بِبَاطِنِهِمْ وَاصِلٌ مَا عَلٰى ظَاهِرِهِ وَمِمَّا فِي بَاطِنِهِ فَلَا يَزَالُ جَرَبُهُ يَزْدَادُ أَبَدًا إِمَّا فِي
بَاطِنِهِ فَلَوْ زَالَ مَا فِي بَاطِنِهِ اسْتَرَاحَ الظَّاهِرُ فَكَذٰلِكَ الْخَبَائِثُ إِذَا كَانَتْ كَامِنَةً
فِي الْقَلْبِ يَظْهَرُ أَثَرُهَا عَلَى الْجَوَارِحِ (وَفِرْقَةٌ أُخْرٰى) عَلِمُوا هٰذِهِ الْأَخْلَاقَ الْبَاطِنَةَ
وَعَلِمُوا أَنَّهَا مَذْمُومَةٌ مِنْ جِهَةِ الشَّرْعِ إِلَّا أَنَّهُمْ لِأَجْلِ تَعَجُّبِهِمْ بِأَنْفُسِهِمْ يَظُنُّونَ
أَنَّهُمْ مُنْفَكُّونَ عَنْهَا وَأَنَّهُمْ أَرْفَعُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ بِذٰلِكَ وَإِنَّمَا يُبْتَلٰى
بِهِ الْعَوَامُّ دُونَ مَنْ بَلَغَ مَبْلَغَهُمْ فِي الْعِلْمِ فَأَمَّا هُمْ فَهُمْ أَبْلَغُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ
يَبْتَلِيَهُمْ بِذٰلِكَ وَظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ مَخَايِلُ الْكِبْرِ وَالرِّيَاسَةِ وَطَلَبُ الْعُلُوِّ وَالشَّرَفِ
وَعُذْرُهُمْ أَنَّهُمْ ظَنُّوا أَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِكِبْرٍ وَإِنَّمَا هُوَ عِزُّ الدِّينِ وَإِظْهَارُ شَرَفِ
الْعِلْمِ وَنُصْرَةُ دِينِ اللهِ وَغَفَلُوا عَنْ فَرَحِ إِبْلِيسَ بِهِ وَعَنْ نُصْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاذَا كَانَتْ وَبِمَاذَا أَرْغَمَ الْكَافِرِينَ وَغَفَلُوا عَنْ تَوَاضُعِ الصَّحَابَةِ

باہر کو برابر آتا رہا اور خارش اندرونی سواد کی وجہ سے ہمیشہ بڑھتی رہی اگر اندرونی بیماری دور ہوتی تو ظاہری بھی جاتی اسی طرح اگر بری صفات دل میں چھپی رہیں تو ان کا اثر جوارح سے بھی دور نہیں ہو سکتا۔ ایک اور گروہ ہے جنہوں ان باطنی اخلاق کو سیکھا اور یہ بھی جان لیا کہ شریعت نے انکو برا قرار دیا ہے مگر وہ خود پسندی کی وجہ سے خیال کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے نزدیک ان باتوں سے بلند پایہ رکھتے ہیں اور یہ باتیں تو عوام کے لیے ہیں اور ہم تو اللہ سے پہونچے ہوئے بندے ہیں ایسی باتوں کی ہم سے باز پرس نہ ہوگی اور ساتھ ہی تکبر اور ریاست وجاہ و شرف طلبی کے علامات ظاہر ہوتے ہیں مگر وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ تکبر نہیں بلکہ دین کی عزت اور علم کی بزرگی اور اللہ کے دین کی مدد ہے مگر وہ غافل ہیں کہ ابلیس کو ایسی باتوں سے خوش کر رہے ہیں۔ اور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح سے دین کی مدد کرتے اور کافروں پر غلبہ حاصل کرتے تھے اور صحابہ کی تواضع اور عجز اور فقر اور مسکنت کو بھول گئے چنانچہ جب حضرت عمرؓ بیت المقدس

وَتَذَلُّلِهِمْ وَفَقْرِهِمْ وَمَسْكَنَتِهِمْ حَتّٰى عُوتِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَذَاذَتِهِ عِنْدَ
قُدُوْمِهِ الشَّامَ فَقَالَ اِنَّا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ لَا نَطْلُبُ الْعِزَّ فِيْ غَيْرِهِ ثُمَّ
هٰذَا الْمَغْرُوْرُ يَطْلُبُ عِزَّ الدِّيْنِ بِالثِّيَابِ الرَّفِيْعَةِ وَيَزْعَمُ اَنَّهُ يَطْلُبُ عِزَّ الْعِلْمِ وَ
شَرَفَ الدِّيْنِ وَمَهْمَا اَطْلَقَ اللِّسَانَ بِالْحَسَدِ فِيْ اَقْرَانِهِ اَوْ فِيْمَنْ رَدَّ عَلَيْهِ
شَيْئًا مِنْ كَلَامِهِ لَمْ يَظُنَّ بِنَفْسِهِ اَنَّ ذٰلِكَ حَسَدٌ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ غَضَبٌ لِلْحَقِّ
وَرَدٌّ عَلَى الْمُبْطِلِ فِيْ عُدْوَانِهِ وَظُلْمِهِ وَهٰذَا مَغْرُوْرٌ فَاِنَّهُ لَوْ طُعِنَ عَلٰى غَيْرِهِ
مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ اَقْرَانِهِ رُبَّمَا لَمْ يَغْضَبْ بَلْ رُبَّمَا يَفْرَحُ وَاِنْ اَظْهَرَ الْغَضَبَ
عِنْدَ النَّاسِ فَقَلْبُهُ رُبَّمَا يُحِبُّهُ وَرُبَّمَا يُظْهِرُ الْعِلْمَ وَيَقُوْلُ غَرَضِيْ بِهِ اَنْ

سے پادریوں کی دعوت پر ملک شام میں پھٹے پرانے لباس میں تشریف لے گئے تو لوگوں
کے اعتراض پر آپ نے جواب دیا ہم وہ قوم ہیں جن کو اللہ نے اسلام کے ساتھ غالب کیا
ہے ہم اسلام کے سوا کسی اور بات میں عزت طلب نہیں کرتے اور یہ مغرور اعلیٰ کپڑوں
کے ساتھ دین کی عزت دیکھتے ہیں اور جب اپنے ساتھیوں پر حسد کی وجہ سے یا وہ
شخص جس نے انکا کسی بات میں رد کیا ہو اور یہ اس کے بارہ میں سخت کلامی کریں تو
اپنے دل میں اُسکو حسد خیال نہیں کرتے بلکہ وہ اُسکو (غضب للحق) خصا لیتے ہیں اور
(رد علی المبطل) جھوٹے کا رد گمان کرتے ہیں حالانکہ اُسکو ذاتی عداوت ہوتی ہے یہ
بھی دھوکا کھا رہا ہے۔ کیونکہ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص کسی اور عالم پر طعن کرتا ہے تو
اسکو بالکل غصہ نہیں آتا بلکہ بعض اوقات خوش ہوتا ہے اور اگر کسی وقت لوگوں
کے سامنے اسیر (یعنے جس نے کسی اور عالم پر ہجو کی ہو) غصہ کا اظہار کرتا ہے تو دل میں
اُسکو دوست رکھتا ہو اور کسی وقت عالمانہ باتیں شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہو میں اس
سے لوگوں کو فائدہ پہونچانا چاہتا ہوں حالانکہ محض اپنی علمیت ظاہر کرنی چاہتا ہے
کیونکہ اگر اس کی غرض صرف مخلوق کی اصلاح ہی ہوتی تو کسی دوسرے کے ہاتھ

Marfat.com

ان افيد الخلق وهو به امراء لانه لو كان غرضه صلاح الخلق لاحب صلاحهم
على يد غيره ممن هو مثله او فوقه او دونه وربما يدخل على السلاطين
ويتودد اليهم ويثني عليهم فاذا سئل عن ذلك قال انما غرضي ان انفع
المسلمين وادفع عنهم الضرر وهو مغرور فلو كان غرضه ذلك لفرح به اذا
جرى على يد غيره ولو راى من هو مثله عند السلطان يشفع في احد لغضب
وربما اخذ من اموالهم فاذا اخطر بباله انه حرام قال له الشيطان هذا
مال بلا مالك وهو لمصالح المسلمين وانت امام المسلمين وعالمهم وبك
قوام الدين وهذه ثلاث تلبيسات احدها انه مال لا مالك له والثاني
انه لمصالح المسلمين والثالث انه امام وهل يكون اماما الا من اعرض
عن الدنيا كالانبياء والصحابة وافاضل علماء هذه الامة ومثله كما

سے جو کہ اس سے بڑھ کر یا برابر یا کم باصلاح ہو تو اس کو نہیں بھاتی اور بعض وقت یہ
بادشاہوں یا رؤساؤں کے پاس جا کر انکی ثنا وصفت کرتا ہے جب کوئی دریافت
کرتا ہے تو کہتا ہے میں مسلمانوں کو فائدہ پہونچانے اور انسے ضرر دور کرانے جاتا
ہوں اگر اس کی یہی غرض ہوتی جو بیان کرتا ہے تو یہی کام اگر کوئی اور کرتا تو یہ
خوش ہوتا مگر یہ تو اگر کسی اور اپنے جیسے کو بادشاہ کے پاس کسی کی سفارش کرتے
دیکھتا ہے تو غضبناک ہو جاتا ہے اور جب بادشاہوں سے انکو کوئی مال ملتا ہے
تو ان کے دل میں خیال گذرتا ہے کہ یہ حرام ہے پر شیطان انکو یہ جواب سکھاتا ہے
یہ ایسا مال ہے جسکا کوئی مالک نہیں اور یہ مسلمانوں کی بہتری کے لیے ہے اور یہ کہ تو
مسلمانوں کا امام اور عالم ہے اور تیری ذات ہی سے تو دین کی مضبوطی ہے
اور یہ تینوں شیطانی چالیں ہیں ایک مال جسکا مالک کوئی نہیں دوسرا اصلاح مسلمانوں
کے لیے ہو تیسرا تو امام ہے کیونکہ امام وہ ہوتا ہے جو انبیاء اور صحابہ اور اس امت کی

Marfat.com

قَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَالِمِ السُّوْءِ كَصَخْرَةٍ وَقَعَتْ فِي فَمِ الْوَادِي فَلَا هِيَ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَلَا هِيَ تَتْرُكُ الْمَاءَ يَخْلُصُ إِلَى الزَّرْعِ وَأَصْنَافُ غُرُوْرِ أَهْلِ الْعِلْمِ كَثِيْرَةٌ وَمَا يُفْسِدُ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ مِمَّا يُصْلِحُوْنَهُ (وَفِرْقَةٌ أُخْرَىٰ) أَحْكَمُوا الْعُلُوْمَ وَطَهَّرُوا الْجَوَارِحَ وَزَيَّنُوْهَا بِالطَّاعَاتِ وَاجْتَنَبُوْا ظَاهِرَ الْمَعَاصِي وَتَفَقَّدُوْا أَخْلَاقَ النَّفْسِ وَصِفَاتِ الْقَلْبِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْحَسَدِ وَالْكِبْرِ وَالْحِقْدِ وَجَاهَدُوْا أَنْفُسَهُمْ فِي التَّبَرِّيْ مِنْهَا وَقَلَعُوْا مِنَ الْقَلْبِ مَنَابِتَهَا الْجَلِيَّةَ الْقَوِيَّةَ وَلٰكِنَّهُمْ مَغْرُوْرُوْنَ إِذْ فِي زَوَايَا الْقَلْبِ بَقَايَا مِنْ خَفَايَا مَكَائِدِ الشَّيْطَانِ وَخَبَايَا خِدَعِ النَّفْسِ مَا دَقَّ وَغَمُضَ فَلَمْ يَتَفَطَّنُوْا لَهَا وَأَهْمَلُوْهَا وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ مَنْ يُرِيْدُ تَنْقِيَةَ الزَّرْعِ مِنَ الْحَشِيْشِ فَدَارَ عَلَيْهِ وَفَتَّشَ عَنْ كُلِّ حَشِيْشٍ فَقَلَعَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُفَتِّشْ عَمَّا لَمْ يَخْرُجْ رَأْسُهُ بَعْدُ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ وَيَظُنُّ

فاضل علماء کی طرح دنیاوی خواہشات کو چھوڑ دیے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ برا عالم اس پتھر کی مانند ہے جو پانی کی رو کے دہانہ میں جا پڑا ہو نہ تو خود پانی پیتا ہے اور نہ کھیتی تک پانی کو پہونچنے دیتا ہے اہل علم کے دھوکا کی بہت سی قسمیں ہیں اور انہوں نے اصلاح کی نسبت فساد زیادہ پھیلایا ہے (ایک اور گروہ ہے) جنہوں نے علوم حاصل کیے اور بیرونی اعمال کو پاک اور طاعات کا پابند رکھا اور ظاہری گناہوں سے بھی بچ رہے لیکن دل کی صفات یعنی ریا، حسد، تکبر، کینہ وجاہ طلبی اور نفس کے اخلاق کی درستی کی اصلاح نہ کر سکے اور ان بری عادات سے بچنے کی کوشش بھی کی اور بڑی شاخیں اکھیڑ پھینکیں مگر دل کے کونوں کی پوشیدہ شرارتوں اور نفس کے مکر دل سے دھوکہ میں رہے انکی اصلاح نہ کی اور غافل ہو گئے انکی مثال ایسی ہے جیسے کھیتی کو مضر گھاس سے صاف کرنا چاہا اور ہر گھاس کو تلاش کر کر نکال ڈالا مگر جس گھاس نے ابھی زمین سے سر نہ نکالا تھا نہ دور کر سکا اور خیال کر لیا کہ میں ہر قسم کی بوٹیوں کو

أَنَّ الْكُلَّ قَدْ ظَهَرَ دُبُرَ فَلَمَّا غَفَلَ عَنْهُمَا ظَهَرَتْ وَأَفْسَدَتْ عَلَيْهِ الزَّرْعَ فَهٰؤُلَاءِ إِنْ
غَيَّرُوا تَغَيَّرُوا وَرُبَّمَا تَرَكُوا مُخَالَطَةَ الْخَلْقِ إِسْتِكْبَارًا عَنْهُمْ وَرُبَّمَا نَظَرُوا إِلَى
الْخَلْقِ بِعَيْنِ الْحَقَارَةِ وَرُبَّمَا يَجْتَهِدُ بَعْضُهُمْ فِي تَحْسِينِ مَنْظَرِهٖ كَيْلَا يُنْظَرَ إِلَيْهِ
بِعَيْنِ الرَّكَاكَةِ (وَفِرْقَةٌ أُخْرٰى) تَرَكُوا الْمُهِمَّ مِنَ الْعُلُوْمِ وَاقْتَصَرُوا عَلٰى عِلْمِ
الْفَتَاوٰى فِي الْحُكُوْمَاتِ وَالْخُصُوْمَاتِ وَتَفَاصِيْلِ الْمُعَامَلَاتِ الدُّنْيَوِيَّةِ الْجَارِيَةِ
بَيْنَ الْخَلْقِ لِمَصَالِحِ الْمَعَايِشِ وَخَصَّصُوْا اِسْمَ الْفَقِيْهِ وَسَمَّوْهُ الْفِقْهَ وَعِلْمَ الْمَذْهَبِ
وَرُبَّمَا ضَيَّعُوْا مَعَ ذٰلِكَ عِلْمَ الْأَعْمَالِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَلَمْ يَتَفَقَّدُوا الْجَوَارِحَ
وَلَمْ يَحْرُسُوا اللِّسَانَ عَنِ الْغِيْبَةِ وَالْبَطْنَ عَنِ الْحَرَامِ وَالرِّجْلَ عَنِ السَّعْيِ
إِلَى السَّلَاطِيْنِ وَكَذَا سَائِرَ الْجَوَارِحِ وَلَمْ يَحْرُسُوا قُلُوْبَهُمْ عَنِ الْكِبْرِ وَالرِّيَاءِ
وَالْحَسَدِ وَسَائِرِ الْمُهْلِكَاتِ وَهٰؤُلَاءِ مَغْرُوْرُوْنَ مِنْ وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا

کھیتی کو صاف کر چکا ہوں مگر جیسے وہ غافل ہوا انہوں نے سر نکالکر اسکی ساری کھیتی برباد
کر دی ان لوگوں نے اگرچہ اپنے نفس کی اصلاح میں کوشش تو کی مگر تکبر کی وجہ سے
لوگوں کو ملنا جلنا چھوڑ دیا اور باقی مخلوق کو حقیر خیال کیا اور بعض وقت یہ لوگ اپنے
چہرے کو بارعب بنانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کوئی انکی طرف حقارت کی نگاہ سے نہ
دیکھے (ایک اور گروہ ہے) جنہوں نے ضروری علوم تو چھوڑ دیے اور صرف فیصلوں
جھگڑوں اور دنیوی معاملات اور دنیاوی انتظام میں فتوے دینے پر اکتفا کر لی
اور اپنے آپ کو فقیہ کہنے لگ گئے اور ان علوم کو فقہ اور مذہبی علم سمجھا اور ظاہر
و باطن کے اکثر اعمال کا علم چھوڑ دیا نہ جوارح کو روکا اور نہ زبان کو غیبت اور پیٹ
کو حرام اور پاؤں کو بادشاہوں کے پاس جانے سے بند کیا اور نہ ہی باقی اعضا
کو مذموم عادات سے بچا سکے اور نہ ہی دلوں کو کبر۔ دکھاوا۔ اور حسد اور دوسری
مہلک امراض سے حفاظت کی یہ لوگ دو طرح سے دھوکا میں ہیں۔ ایک تو بلحاظ عمل

Marfat.com

مِنْ حَيْثُ الْعَمَلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا وَجْهَ عِلَاجِهِ فِي كِتَابِ الْاِحْيَاءِ وَاِنَّ مَثَلَهُمْ كَمَثَلِ الْمَرِيْضِ الَّذِي تَعَلَّمَ الدَّوَاءَ مِنَ الْحُكَمَاءِ وَلَمْ يَعْلَمُوْا وَيَعْمَلُهُ فَهٰؤُلَاءِ مُشْرِفُوْنَ عَلَى الْهَلَاكِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهُمْ تَرَكُوْا تَزْكِيَةَ اَنْفُسِهِمْ وَتَخْلِيَتَهَا وَاشْتَغَلُوْا بِكِتَابِ الْحَيْضِ وَالدِّيَاتِ وَاللِّعَانِ وَالظِّهَارِ وَضَيَّعُوْا اَعْمَارَهُمْ فِيْهَا وَاِنَّمَا غَرَضُهُمْ تَعْظِيْمُ الْخَلْقِ لَهُمْ وَاِكْرَامُهُمْ وَرُجُوْعُ اَحَدِهِمْ قَاضِيًا وَمُفْتِيًا وَيَطْعَنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي صَاحِبِهِ فَاِذَا اجْتَمَعُوْا اَزَالَ الطَّعْنَ وَالثَّانِي مِنْ حَيْثُ الْعِلْمِ وَذٰلِكَ لِظَنِّهِمْ اِنَّهُ لَا عِلْمَ اِلَّا بِذٰلِكَ وَاِنَّهُ الْمُوْصِلُ الْمُنْجِيْ وَاِنَّمَا الْمُوْصِلُ الْمُنْجِيْ حُبُّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَتَصَوَّرُ حُبُّ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ وَمَعْرِفَتُهُ ثَلَاثٌ مَعْرِفَةُ الذَّاتِ وَمَعْرِفَةُ الصِّفَاتِ وَمَعْرِفَةُ الْاَفْعَالِ وَهٰؤُلَاءِ مَثَلُ مَنِ اقْتَصَرَ عَلٰى بَيْعِ الزَّادِ فِي طَرِيْقِ الْحَاجِّ وَلَمْ يَعْلَمُوْا اَنَّ الْفِقْهَ هُوَ الْفِقْهُ عَنِ اللّٰهِ وَمَعْرِفَةِ صِفَاتِهِ الْمَخُوْفَةِ وَالْمَرْجُوَّةِ لِيَسْتَشْعِرَ الْقَلْبُ

اسکا علاج ہمنے احیاء العلوم[1] میں ذکر کر دیا ہے انکی مثال اس مریض کیطرح ہے جس نے اطبا سے دوائی تو سیکھی مگر نہ خود استعمال کی اور نہ دوسروں کو سکھائی یہ لوگ ہلاکت کو نزدیک پہونچے ہوئے ہیں کیونکہ اُنہوں نے اپنے نفس کو پاک صاف کرنا تو چھوڑ دیا اور حیض و دیت اور لعان و ظہار میں مشغول ہو کر ساری عمر برباد کر دی انکی غرض صرف مخلوق سے اپنی عزت درست کرانا اور قاضی و مفتی بنکر بیٹھنا اور ایک دوسرے کو طعن کرنا ہوتی ہے اور دوسرے بلحاظ علم کے اسوجہ سے کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ علم یہی خدا تک پہونچانے اور نجات کا سبب ہو مگر خدا تک پہونچانیوالی صرف اللہ کی محبت ہو اور جب تک اللہ کی ذات اور صفات اور افعال کی معرفت حاصل نہ ہو حب حاصل نہیں ہو سکتی اور یہ اس شخص کی طرح ہیں جو حاجیوں کے رستہ میں محض انکے ضروریات فروخت کرنے پر اکتفا کرے یہ نہیں جانتے کہ فقہ یہ ہے کہ اللہ تعالے کی معرفت کا علم ہو نیز ان صفات کی معرفت حاصل ہو جنکی وجہ سے دل پر

[1] کتاب طب جسمانی و روحانی مصنفہ امام موصوف میں ہی کمال حکیمانہ انداز سے اس بات کو بیان کیا ہے ضرور مطالعہ فرماویں اس کا اردو ترجمہ طیار ہونے کو ہے عبدالرحیم

Marfat.com

الخوفَ ویلازمِ التقوی کما قال تعالیٰ فلولا نفر من کلِّ فرقۃٍ منہم طائفۃٌ
الآیۃ ومن ھؤلاءِ من اقتصر من علمِ الفقہِ علی الخلافیاتِ ولم یہمہ الا تعلّم
طریق المجادلۃ والالزام وافحام الخصم ودفع الحق لاجل الغلبۃ والمباھاۃ
فھو طول اللیل والنھار فی التفتیش فی مناقضات ارباب المذاھب و
التفقد لعیوب الاقران وھؤلاء لم یقصدوا العلم وانما قصدوا مباھاۃ
الاقرانِ ولو اشتغلوا بتصفیۃ قلبہم کان خیراً لھم من علمٍ لا ینفع الا
فی الدنیا ونفعہ فی الدنیا التکبّر وذلک ینقلب فی الآخرۃ ناراً تلظّی
واما ادلۃ المذھب فیشتمل علیھا کتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ
وسلم فما اقبح غرور ھؤلاء وفرقۃ اخریٰ اشتغلوا بعلم الکلام والمجادلۃ

خوف خدا پیدا ہو کر تقوی کی طرف راہ بری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلولا نفر
من کلّ فرقۃٍ طائفۃٌ منہم لیتفقّھوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا
الیہم لعلہم یتقون کیوں نہ نکلا ایک حصہ ہر فرقے میں سے تاکہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اپنی قوم کو
جبکہ وہ لڑائی سے واپس آویں ڈرا دیں تاکہ بچتے رہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ وہ
فقہ میں سے صرف اختلافی مسائل پر ہی رک رہے ہیں اور محض علم مجادلہ والزام و شکست
دشمن اور اپنے غلبہ کی خاطر حق کو رد کرنے کے اسباب اور شب و روز مذاہب کی کمزوریوں
کی تلاش اور اپنے ہم زمانہ کے عیوب کی جستجو میں ہی لگے رہتے ہیں انہوں نے علم کا
مقصد صرف لوگوں پر غلبہ حاصل کرنا ہی سمجھ رکھا ہے (اگر یہ لوگ دل کی صفائی کیطرف
مائل ہوتے تو انکے حق میں اس علم کی نسبت جو صرف دنیا ہی میں فائدہ دیتا ہے اور
فائدہ بھی صرف تکبر ہی کا تو زیادہ مفید ہوتا) اور ایسا شخص آخرت میں جھلسنے والی آگ
میں داخل ہوگا۔ اور مذاہب کے ادلہ کے بارہ میں تو کتاب اللہ اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کافی ہیں۔ پس یہ لوگ کیسے بڑے دھوکے

Marfat.com

وَالرَّدِّ عَلَى الْمُخَالِفِيْنَ وَتَتَبُّعِ مُنَاقَضَاتِهِمْ وَاسْتَكْثَرُوْا مِنْ عِلْمِ الْمَقُوْلَاتِ
الْمُخْتَلِفَةِ وَاشْتَغَلُوْا بِتَعْلِيْمِ الطَّرِيْقِ فِيْ مُنَاظَرَةِ اُولٰئِكَ وَاِفْحَامِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ
عَلٰى فِرْقَتَيْنِ اِحْدٰهُمَا ضَالَّةٌ مُضِلَّةٌ وَالْاُخْرٰى مُحِقَّةٌ اَمَّا غُرُوْرُ الْفِرْقَةِ الضَّالَّةِ
فَلِغَفْلَتِهَا عَنْ ضَلَالِهَا وَظَنِّهَا بِنَفْسِهَا النَّجَاةَ وَهُمْ فِرَقٌ كَثِيْرَةٌ يُكَفِّرُ
بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَاِنَّمَا ضَلُّوْا مِنْ حَيْثُ اَنَّهُمْ لَمْ يُحْكِمُوْا شُرُوْطَ الْاَدِلَّةِ وَمِنْهَاجَهَا
فَرَاَوُا الشُّبْهَةَ دَلِيْلًا وَالدَّلِيْلَ شُبْهَةً وَاَمَّا غُرُوْرُ الْفِرْقَةِ الْمُحِقَّةِ فَمِنْ حَيْثُ
اَنَّهُمْ ظَنُّوْا بِالْجَدَلِ اَنَّهُ اَهَمُّ الْاُمُوْرِ وَاَفْضَلُ الْقُرُبَاتِ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَزَعَمُوْا
اَنَّهُ لَا يَتِمُّ لِاَحَدٍ دِيْنُهُ مَا لَمْ يَفْحَصْ وَلَمْ يَبْحَثْ وَاَنَّ مَنْ صَدَّقَ اللّٰهَ مِنْ غَيْرِ
بَحْثٍ وَتَحْرِيْرٍ لِلدَّلِيْلِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِكَامِلٍ وَلَا بِمُقَرَّبٍ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَلَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلَى الْقَرْنِ الْاَوَّلِ وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ لَهُمْ بِاَنَّهُمْ

میں مبتلا ہیں (ایک اور ٹولہ ہے) جو صرف علم کلام اور مجادلہ اور مخالفین کے رد اور انکی کمزوریوں
کی جستجو میں مشغول ہیں اور علم مقولات مختلفہ اور مناظرہ کی تعلیم میں سخت منہمک ہیں
یہ لوگ اور انکی جماعت دو گروہ ہیں ایک تو سخت گمراہ ہیں اور دوسرے تحقیق کنندہ پہلے
گمراہ فرقے کا دھوکا یہ ہے کہ وہ اپنی گمراہی سے غافل نجات کے امیدوار ہیں اور یہ
کئی فرقے ہو گئے ہیں ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں اور یہ گمراہ اس وجہ سے ہوئے
ہیں کہ دلائل کی شرائط اور طریقہ مطابق فیصلہ نہیں کرتے بلکہ شبہ کو دلیل اور دلیل
کو شبہ خیال کر لیتے ہیں اور محقہ گروہ کو اسلیے دھوکا لگا ہے کہ وہ جھگڑے کو ہی سب
سے افضل اور خدا کے زیادہ نزدیک کرنے والا سمجھ بیٹھے ہیں کہ کسی کا ایمان
تب تک کامل ہی نہیں ہوتا جبتک کہ اس میں پوری تحقیق اور بحث مباحثہ
نہ کرے (اور) کہ جو شخص سوائے بحث مباحثہ و دلائل کے اللہ کی تصدیق کرے مومن کامل اور اس
کا نزدیکی نہیں ہوگا یہ قرن اول کیطرف خیال نہیں کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

غَيْرُ الْخَلْقِ وَلَمْ يَطْلُبْ مِنْهُمُ الدَّلِيْلَ وَرَوٰى اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ قَطُّ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ (وَفِرْقَةٌ اُخْرٰى
اشْتَغَلُوْا بِالْوَعْظِ وَاَعْلَاءِ رُتْبَةِ مَنْ يَتَكَلَّمُ فِيْ اَخْلَاقِ النَّفْسِ وَصِفَاتِ الْقَلْبِ مِنَ
الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَالصَّبْرِ وَالشُّكْرِ وَالتَّوَكُّلِ وَالزُّهْدِ وَالْيَقِيْنِ وَالْاِخْلَاصِ
وَالصِّدْقِ وَهُمْ مَغْرُوْرُوْنَ لِاَنَّهُمْ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ اِذَا تَكَلَّمُوْا بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ
وَدَعَوُا الْخَلْقَ اِلَيْهَا فَقَدِ اتَّصَفُوْا بِهَا وَهُمْ مُنْفَكُّوْنَ عَنْهَا اِلَّا عَنْ قَدْرٍ يَسِيْرٍ
لَا يَنْفَكُّ عَنْهُ عَوَامُّ الْمُسْلِمِيْنَ وَغُرُوْرُ هٰؤُلَاءِ اَشَدُّ الْغُرُوْرِ لِاَنَّهُمْ يُعْجَبُوْنَ
بِاَنْفُسِهِمْ غَايَةَ الْاِعْجَابِ وَيَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مَا تَبَحَّرُوْا فِيْ عِلْمِ الْمَحَبَّةِ اِلَّا وَهُمْ
مِنَ النَّاجِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَنَّهُمْ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ بِحِفْظِهِمْ لِكَلَامِ الزُّهَّادِ مَعَ خُلُوِّهِمْ
مِنَ الْعَمَلِ وَهٰؤُلَاءِ اَشَدُّ غُرُوْرًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ لِاَنَّهُمْ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ يُحِبُّوْنَ

انکے بارہ میں سب مخلوق سے بہتر ہونے کا کلمہ ارشاد فرمایا مگر آپ نے انسے دلائل نہ پوچھے
تھے ابوامامہ باہلی نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی
قوم ہلاک نہیں ہوئی مگر انہوں نے آپسمیں جھگڑا شروع کیا (ایک اور فرقہ ہے) جو وعظ اور
اخلاق نفس وصفات قلب یعنی خوف رجا صبر شکر توکل۔ زہد و یقین اخلاص و
سچائی وغیرہ کے متعلق نقات بیان کرنیوالوں کے درجات کا ذکر کرنے میں مشغول ہیں اور
خود عمل نہیں کرتے انکو اس خیال سے دہوکا لگا ہے کہ جب ہم ان اعلے باتوں کی لوگوں
کو دعوت دے چکے میں تو گویا خود ان باتوں سے متصف ہو گئے حالانکہ یہ خود ان باتوں
میں صرف عوام مسلمانوں کی قدر ہی حصہ رکھتے ہیں اور یہ سخت دہوکا میں پڑے ہیں کیونکہ
یہ لوگ نہایت کی خود پسندی میں مبتلا ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہمکو عندا للہ نجات
پہنچانے کے بعد علم محبت ملا ہے اور زاہدوں کی کلام صرف یاد کرنے سے ہی بغیر عمل
کیے نجات پاجائینگے یہ پہلوں سے بھی بڑھکر دہوکا میں ہیں کیونکہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ

Marfat.com

فِي اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَا قَدَرُوا عَلَى تَحْقِيقِ دَقَائِقِ الْإِخْلَاصِ إِلَّا وَهُمْ مُخْلِصُونَ وَلَا
وَقَفُوا عَلَى خَفَايَا عُيُوبِ النَّفْسِ إِلَّا وَهُمْ عَنْهَا مُنَزَّهُونَ وَكَذٰلِكَ جَمِيعُ الصِّفَاتِ
وَهُمْ أَحَبُّ فِي الدُّنْيَا مِنْ كُلِّ أَحَدٍ وَيُظْهِرُونَ الزُّهْدَ فِي الدُّنْيَا لِشِدَّةِ حِرْصِهِمْ
عَلَيْهَا وَقُوَّةِ رَغْبَتِهِمْ فِيهَا وَيَحُثُّونَ عَلَى الْإِخْلَاصِ وَهُمْ غَيْرُ مُخْلِصِينَ وَيُظْهِرُونَ
الدُّعَاءَ إِلَى اللهِ وَهُمْ مِنْهُ فَارُّونَ وَيُخَوِّفُونَ بِاللهِ وَهُمْ مِنْهُ آمِنُونَ وَيُذَكِّرُونَ
بِاللهِ وَهُمْ لَهُ نَاسُونَ وَيُقَرِّبُونَ إِلَى اللهِ وَهُمْ مِنْهُ مُتَبَاعِدُونَ وَيَذُمُّونَ
الصِّفَاتِ الْمَذْمُومَةَ وَهُمْ بِهَا مُتَّصِفُونَ وَيَصْرِفُونَ النَّاسَ عَنِ الْخَلْقِ وَهُمْ
عَلَى الْخَلْقِ أَشَدُّهُمْ حِرْصًا لَوْ مُنِعُوا عَنْ مَجَالِسِهِمُ الَّتِي يَدْعُونَ فِيهَا النَّاسَ
إِلَى اللهِ لَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ غَرَضَهُمْ إِصْلَاحُ
الْخَلْقِ وَلَوْ ظَهَرَ مِنْ أَقْرَانِ أَحَدِهِمْ مَنْ أَقْبَلَ الْخَلْقُ عَلَيْهِ وَمَنْ صَلَحُوا عَلَى يَدَيْهِ

اللہ اور رسول کے لیے دوستی کرتے ہیں اور یہ کہ انکا اخلاص خالص ہے تب ہی تو یہ اخلاص
کی رموزات اور خود پاک ہونے کے بعد ہی تو نفس کے پوشیدہ عیوب پر لوگوں کو مطلع
کرتے ہیں اسی طرح باقی باتوں میں بھی حالانکہ یہ لوگ دنیا کی جانب سخت رغبت کرتے ہیں
اور شدت رغبت کی وجہ سے دنیا میں اپنا زہد مشہور کرتے ہیں اخلاص پر لوگوں کو رغبت
دیتے ہیں مگر خود مخلص نہیں ہوتے اللہ سے دعا کا اظہار کرتے ہیں مگر خود خدا سے بھاگے
ہوئے ہوتے ہیں لوگون کو خدا سے ڈراتے ہیں اور خود بیخوف ہوتے ہیں اور لوگوں کو اللہ
کے ذکر کی ترغیب دیتے ہیں مگر خود غافل ہوتے ہیں بری صفات کی مذمت کرتے ہیں مگر خود
ان میں موجود ہوتی ہیں لوگوں کی توجہ مخلوق کیطرف سے ہٹاتے ہیں مگر خود حرص کی وجہ سے
ہمہ تن مخلوق کیطرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں اگر لوگوں کو ان مجلسوں میں جنہیں وہ اللہ کی
طرف دعوت دیتے ہیں جانے سے روک دیا جائے تو زمین باوجود فراخ ہونے کے ان پر تنگ ہو جائے
یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ محض خلقت کی صلاح کے لیے کرتے ہیں مگر اپنے ہم زمانہ میں سے کسی

Marfat.com

لمات غما وحسدا ولو اثنى واحد من المترددين اليه على بعض اقرانه لكان ابغض
خلق الله اليه فهؤلاء اعظم غرورا وابعد عن التنبيه والرجوع الى السداد و
فرقة اخرى عدلوا عن المنهج الواجب في الوعظ وهم وعاظ اهل هذا
الزمان كافة الا من عصمه الله فاشتغلوا بالطامات والشطح وتلفيق كلمات
خارجة عن قانون الشرع والعقل طلبا للاغراب وطائفة اشتغلوا
بطيارات النكت وتسجيع الالفاظ وتلفيقها واكثر همهم في الاسجاع
والاستشهاد باشعار الوصال والفراق وغرضهم ان يكثر في مجلسهم
التواجد والزعقات ولو على اغراض فاسدة فهؤلاء شياطين الانس ضلوا
واضلوا فان الاولين ان لم يصلحوا انفسهم فقد اصلحوا غيرهم وصححوا

اور کی طرف زیادہ لوگ جاتے اور اصلاح پاتے دیکھیں تو مارے غم اور حسد کے مر جائیں اگر کوئی انکے پاس آنے جانے والا انکے کسی اور ساتھی کی تعریف کر دے تو یہ اسپر نہایت ہی ناراض ہو جاتے ہیں یہ لوگ سخت دھوکہ میں ہیں اور تنبیہ رجوع الی اللہ سے بہت دور ہیں (ایک اور فرقہ ہے جنہوں نے وعظ کی ضروری اور مفید باتوں کو چھوڑ دیا اور اس بات میں ہمارے زمانہ کے واعظ سب کے سب مبتلا ہیں (امام موصوف اپنے زمانے کی بات کہتے ہیں) سوا اس کے جسکو اللہ نے بچا رکھا ہو یہ لوگ ایسی عبارات اور کلمات و استعارات میں مشغول ہیں جو کہ شریعت سے بالکل خارج ہیں یہ لوگ ایسی باتیں محض لوگوں کو تعجب میں ڈالنے کے لیے بیان کرتے ہیں ایک دوسرا گروہ عجیب نکتے اور قافیہ بند عبارتیں اور وصال و فراق کے درد انگیز اشعار سنا کر اپنی مجلسوں کی وجد پکار سے رونق زیادہ کرنے میں مشغول ہے یہ انسانوں کے شیطان ہیں خود گمراہ ہوئے اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔ کیونکہ پہلے جن گروہوں کا ذکر گذرا اگرچہ خود وہ اپنی اصلاح نہ کرتے تھے لوگوں کو تو راہ راست بتا دیتے تھے مگر یہ تو لوگوں کو راہ حق سے

واعظین

Marfat.com

كَلَامَهُمْ وَوَعْظَهُمْ وَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَإِنَّهُمْ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَجُرُّونَ
الْخَلْقَ إِلَى الْأَغْرَاضِ وَالْغُرُورِ بِاللّٰهِ بِلَفْظِ الْخُرَافَةِ جَرَاءَةً عَلَى الْمَعَاصِي وَرَغْبَةً
فِي الدُّنْيَا لَا سِيَّمَا إِذَا كَانَ الْوَاعِظُ مُتَزَيِّنًا بِالثِّيَابِ وَالْخُيُولِ وَالْمَرَاكِبِ وَ
يَعِظُهُمْ بِالْقُنُوطِ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَيْأَسُوا مِنْ رَحْمَتِهِ (وَفِرْقَةٌ أُخْرٰى)
مِنْهُمْ قَنِعُوا بِكَلَامِ الزُّهَّادِ وَأَحَادِيثِهِمْ فِي ذَمِّ الدُّنْيَا فَيُعِيدُونَهَا عَلٰى
نَحْوِ مَا يَحْفَظُونَ مِنْ كَلَامِ مَنْ حَفِظُوهُ مِنْ غَيْرِ إِحَاطَةٍ بِمَعَانِيهِ فَيَعِظُهُمُ
الْوَاحِدُ مِنْهُمْ بِذٰلِكَ عَلَى الْمَنَابِرِ وَبَعْضُهُمْ يَعِظُونَ النَّاسَ فِي الْأَسْوَاقِ
مَعَ الْجُلَسَاءِ وَيَظُنُّ أَنَّهُ نَاجٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ بِحِفْظِهِ كَلَامَ الزُّهَّادِ
مَعَ خُلُوِّهِ مِنَ الْعَمَلِ وَهٰؤُلَاءِ أَشَدُّ غُرُورًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ (وَفِرْقَةٌ
أُخْرٰى) اِسْتَغْرَقُوا أَوْقَاتَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ أَعْنِي فِي سَمَاعِهِ وَجَمْعِ الرِّوَايَاتِ
الْكَثِيرَةِ مِنْهُ وَطَلَبِ الْأَسَانِيدِ الْغَرِيبَةِ الْعَالِيَةِ فَهِمَّةُ أَحَدِهِمْ أَنْ يَدُورَ

سماع حدیث

روک کر اپنی اغراض پوری کرتے اور خدا کی طرف سے دھوکا میں ڈالتے اور گناہوں اور
دنیا کی طرف راغب کرتے ہیں خاصکر جب ایک واعظ عمدہ اور متکبرانہ کپڑے پہنکر
اللہ کی رحمت سے نا امید کرتا ہے۔ تو لوگ خدا کی رحمت سے مایوس ہوجاتے ہیں (ایک اور
فرقہ ہے) جنہوں نے عابدوں اور زاہدوں کے کلمات جو دنیا کی مذمت میں ہیں یاد
کر رکھے ہیں وہ ان الفاظ کے ظاہری معنوں کی پیروی کرتے ہیں اور انکے اصلی اور
حقیقی اسرار کیطرف توجہ نہیں کرتے اور منبروں پر یا بازاروں میں لوگوں کو وعظ
سناتے پھرتے ہیں اور صرف زاہدوں کی کلام کو یاد کر لینے سے ہی حالانکہ اسپر عمل نہیں
کرتے اپنے آپ کو اللہ کے نزدیک نجات یافتہ خیال کرتے ہیں یہ بھی نہایت دھوکا کھائی
ہوئی ہیں (ایک اور گروہ ہے) کہ وہ اپنا کل وقت علم حدیث کے سننے روایات کو
جمع کرنے بلند پایہ اسناد تلاش کرنے میں مستغرق رہتے ہیں یہانتک کہ انہیں سے

Marfat.com

فِي الْبِلَادِ وَيَرْوِي عَنِ الشُّيُوخِ لِيَقُولَ أَنَا أَرْوِي عَنْ فُلَانٍ وَلَقِيتُ فُلَانًا وَمَعِي
مِنَ الْأَسَانِيدِ مَا لَيْسَ مَعَ غَيْرِي وَغُرُورُهُمْ مِنْ وُجُوهٍ مِنْهَا أَنَّهُمْ كَحَمَلَةِ الْأَسْفَارِ
فَإِنَّهُمْ لَا يَصْرِفُونَ الْعِنَايَةَ إِلَى فَهْمِ السُّنَّةِ وَتَدَبُّرِ مَعَانِيهَا وَإِنَّمَا هُمْ مُقْتَصِرُونَ
عَلَى النَّقْلِ وَيَظُنُّونَ أَنَّ ذٰلِكَ يَكْفِيهِمْ وَهَيْهَاتَ بَلِ الْمَقْصُودُ مِنَ الْحَدِيثِ فَهْمُهُ
وَتَدَبُّرُ مَعَانِيهِ فَالْأَوَّلُ فِي الْحَدِيثِ السَّمَاعُ ثُمَّ الْحِفْظُ ثُمَّ الْفَهْمُ ثُمَّ الْعَمَلُ
ثُمَّ النَّشْرُ وَهٰؤُلَاءِ اقْتَصَرُوا عَلَى السَّمَاعِ ثُمَّ لَمْ يُحْكِمُوهُ وَإِنْ كَانَ لَا فَائِدَةَ فِي
الْاِقْتِصَارِ عَلَيْهِ وَالْحَدِيثُ فِي هٰذَا الزَّمَانِ يَقْرَأُهُ الصِّبْيَانُ وَهُمْ غِرَّةٌ غَافِلُونَ
وَالشَّيْخُ الَّذِي يُقْرَأُ عَلَيْهِ رُبَّمَا يَكُونُ غَافِلًا حَتّٰى يُصَحِّفَ الْحَدِيثَ وَلَا يَعْلَمُ

بعض مختلف شہروں میں پھرتے اور بڑے بڑے شیوخ سے روایت کرتے ہیں تاکہ وہ یہ بات کہہ سکیں کہ ہمنے فلاں شخص سے روایت بیان کی اور فلاں بزرگ کی ملاقات کی اور میرے پاس اتنے استاد ہیں جو میرے سوا کسیکے پاس نہیں اور یہ بھی کئی لحاظ سے دہوکہ میں ہیں ایک یہ کہ یہ لوگ بوجھ اٹھانیوالوں کی مانند ہیں کیونکہ یہ سنت کی بچار اور معنوں میں غور کیطرف توجہ نہیں کرتے اور صرف روایات کو نقل کر دینے پر ہی قناعت کیے ہوئے ہیں اور خیال کرتے کہ انکو اتنی بات ہی کافی ہے ہرگز نہیں بلکہ حدیث سے اصل مقصود اسکا فہم اور معانی کا تدبر ہے علم حدیث میں پہلا مرتبہ سماع کا ہے پھر حفظ کا پھر فہم کا پھر عمل کا اور اس کے بعد پھیلانے اور سکھلانے کا اور یہ لوگ صرف سماع پر ہی ٹھیر گئے ہیں اور پھر اس کو اچھی طرح یاد بھی نہیں کرتے حالانکہ صرف سماع پر ہی ٹھیرے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے اور اس زمانہ میں تو (امام موصوف اپنے زمانے کی بابت ذکر کرتے ہیں) بچے ہی حدیث پڑھتے ہیں حالانکہ انکو کچھ خبر نہیں ہوتی اور جو استاد اُن کو پڑھاتا ہے اکثر غافل رہتا ہے یہانتک کہ بعض وقت حدیث میں غلطی کر جاتا ہے اور معلوم نہیں کر سکتا اور کبھی او نگھنے لگ جاتا ہے اور اسے کچھ خبر نہیں

Marfat.com

وَرُبَمَا يَنَامُ وَيُرْوٰى عَنْهُ الْحَدِيْثُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ وَكُلُّ ذٰلِكَ غُرُوْرٌ
وَاِنَّمَا الْاَصْلُ فِي اسْتِمَاعِ الْحَدِيْثِ اِنْ يَسْمَعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَيَحْفَظُهُ كَمَا سَمِعَهُ وَيُؤَدِّيْهِ كَمَا حَفِظَهُ فَتَكُوْنُ الرِّوَايَةُ عَنِ الْحِفْظِ وَ
الْحِفْظُ عَنِ السَّمَاعِ فَاِنْ عَجَزَ عَنْ سَمَاعِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ اَوْ مِنَ التَّابِعِيْنَ فَيَصِيْرُ سَمَاعُهُ مِنْهُمْ كَسَمَاعِهِ مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَنْ يُصْغِيَ وَيَحْفَظَ وَيَرْوِيَهُ كَمَا حَفِظَ حَتّٰى
لَا يَشُكَّ فِيْ حَرْفٍ وَّاحِدٍ مِنْهُ وَاِنْ شَكَّ فِيْهِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ اَنْ يَرْوِيَهُ اَوْ يُعَلِّمَ
بِهِ وَيُخْطِئَ بِهِ اِنْ اَخْطَا وَحِفْظُ الْحَدِيْثِ يَكُوْنُ بِطَرِيْقَيْنِ اَحَدُهُمَا بِالْقَلْبِ
مَعَ الْاِسْتِدَامَةِ وَالذِّكْرِ وَالثَّانِيْ يَكْتُبُ مَا يَسْمَعُ وَيُصَحِّحُ الْمَكْتُوْبَ وَيَحْفَظُهُ
كَيْلَا تَصِلَ اِلَيْهِ يَدُ مَنْ يُغَيِّرُهُ وَيَكُوْنُ حِفْظُهُ لِلْكِتَابِ اَنْ يَكُوْنَ فِيْ خِزَانَتِهِ

ہو گئی حالانکہ حدیث اس سے روایت ہو رہی ہے اور یہ سب طبقے دھوکا میں ہیں۔ اور حدیث
کے بارہ میں اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنے پھر جیسا سنا تھا اسی
طرح حفظ کرے پھر اسی طرح ادا کرے جیسا کہ سنا تھا پس ہوگی روایت حفظ سے اور
حفظ سماع سے اور اگر یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سن سکا تو صحابہ یا
تابعین سے سنے ان سے سننا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کے قائم مقام
ہو جائیگا بشرطیکہ پہلے سُنے پھر حفظ کرے پھر جیسا کہ سنا تھا بلفظہ اسیطرح ادا کرے یہاں
تک کہ ایک حرف میں بھی اسے شک نہ ہو اور اگر کسی حرف میں اسکو شک واقع ہو جائے
تو اس کے لیے روایت کرنا یا دوسرے کو سکھانا جائز نہیں ہے اور حدیث دو طرح سے حفظ
ہو سکتی ہے ایک دل میں ہمیشہ اسے یاد کرنے سے دوسرا جو سنے اسے صحیح کر کے لکھ
رکھے اور ایسی حفاظت سے رکھے کہ کسی دوسرے کا وہاں تک ہاتھ نہ جا سکے کہ کوئی
رد و بدل کر دے اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اُسکو کسی خزانہ میں حفاظت سے رکھے

Marfat.com

نحو و ما حتی تفقد الید غیرہ اصلاً ولا یجوز ان یکتب سماع الصبی والغافل
والنائم ولو جاز ذلک لجاز ان یکتب سماع الصبی فی المهد وللسماع شروط
کثیرۃ والمقصود من الحدیث العمل به ومعرفته وله مفهومات کثیرۃ کما
للقرآن وروی عن ابی سفیان بن ابی الخیر المنعی انه حضر فی مجلس زاهر
ابن احمد السرخسی فکان اول حدیث روی قوله صلی الله علیه وسلم من
حسن اسلام المرء ترکه ما لا یعنیه فقام وقال یکفینی هذا حتی افرغ منه
ثم اسمع غیرہ فهکذا هو سماع الناس وفرقة اخری اشتغلوا بعلم النحو
واللغة والشعر وغریب اللغة واغتروا به وزعموا انهم قد غفر لهم و
انهم من علماء الامة اذ قوام الدین والسنة بعلم النحو واللغة فافنوا اعمارهم
فی دقائق النحو واللغة وذلک غرور عظیم فلو عقلوا العلموا ان لغة العرب کلغة

کہ لوگوں کی دستبرد سے محفوظ رہ سکے اور کسی بچہ یا غافل اور اونگھتے کی روایت کا لکھنا جائز
نہیں سماع کی اور بہی بہت سی شرائط ہیں حدیث کی اصل غرض اس پر عمل کرنا اور پہچاننا ہے اور
قرآن کی طرح اس کے لیے مفہومات ہیں - ابی سفیان بن ابی الخیر کا ذکر ہے کہ وہ زاہر بن
احمد سرخسی کی مجلس میں حاضر ہوئے پہلی حدیث جو وہاں روایت کی گئی یہ تھی من
حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ترجمہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے اسکا بیہودہ
باتوں سے کنارہ کشی کرنا - وہ اتنا ہی سنکر اٹھہ کھڑے ہوئے اور کہا مجھے اتنا ہی
کافی ہے اس کے عمل سے فارغ ہو کر اور سنوں گا لوگوں کا حدیث میں اسی طرح سے سماع ہونا چاہیے
(ایک اور گروہ ہے) یہ علم نحو و لغت و شعر اور نادر لغات میں مشغول ہیں اور گمان
کرتے ہیں کہ یہ اسی وجہ سے بخشے جائیں گے اور یہ علمائے امت سے ہیں کیونکہ دین اور سنت کو علم
نحو و لغت ہی قائم کرنے والے ہیں یہ صرف نحو اور لغت وغیرہ کی باریکیوں ہی میں اپنی ساری عمر فنا
کر دیتے ہیں اور یہ سخت دہوکا ہے اگر یہ لوگ سوچتے تو جان لیتے کہ عربی لغت بھی

Marfat.com

التُّرْكِ وَالْمُضِيعُ عُمْرَهٗ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ كَالْمُضِيعِ عُمْرَهٗ فِي لُغَةِ التُّرْكِ وَالْهِنْدِ وَغَيْرِهِمْ وَاِنَّمَا فَارَقَهُمْ مِنْ اَجْلِ وُرُوْدِ الشَّرْعِ وَكَفٰى مِنَ اللُّغَةِ عِلْمُ الْغَرِيْبِ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمِنَ النَّحْوِ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاَمَّا التَّعَمُّقُ فِيْهِ اِلٰى دَرَجَةٍ لَا تَتَنَاهٰى فَهُوَ فُضُوْلٌ مُسْتَغْنٰى عَنْهُ وَصَاحِبُهٗ مَغْرُوْرٌ۔

وَالصِّنْفُ الثَّانِي مِنَ الْمَغْرُوْرِيْنَ اَصْحَابُ الْعِبَادَاتِ وَالْاَعْمَالِ وَالْمَغْرُوْرُوْنَ مِنْهُمْ فِرَقٌ كَثِيْرَةٌ مِنْهُمْ مَنْ غُرُوْرُهٗ فِي الصَّلٰوةِ وَمِنْهُمْ مَنْ غُرُوْرُهٗ فِي تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَمِنْهُمْ مَنْ غُرُوْرُهٗ فِي الْحَجِّ وَمِنْهُمْ مَنْ غُرُوْرُهٗ فِي الْجِهَادِ وَمِنْهُمْ مَنْ غُرُوْرُهٗ فِي الزُّهْدِ وَمِنْهُمْ فِرْقَةٌ اَهْمَلُوا الْفَرَائِضَ وَاشْتَغَلُوْا بِالنَّوَافِلِ وَرُبَّمَا تَعَمَّقُوْا فِيْهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا اِلَى السَّرَفِ وَالْعُدْوَانِ كَالَّذِيْ

ترکی لغت کی مانند ہی ہے اور عربی لغت کی تحقیق میں ساری عمر لگانی ایسے ہی ہے جیسے کوئی ترکی یا ہندی وغیرہ زبانوں میں کل عمر خرچ کر دے صرف عربی میں یہ فرق ہے کہ اس میں شریعت وارد ہوئی ہے لہذا لغت اور نحو وغیرہ علوم اتنے ہی حاصل کرنے چاہییں جتنے پر کتاب و سنت کے فہم کا انحصار ہو۔ لیکن ان علوم میں لاستناہی درجہ تک کمال حاصل کرنے کی کوشش کرنا فضول اور غیر ضروری بات ہے اور ایسا کرنا دھوکے کا سبب ہو (مغروروں کی دوسری قسم عابدوں اور عاملوں کی ہے) اور ان میں بھی دھوکا کھانے والے کئی گروہ ہیں بعضوں کو قرآن شریف کی تلاوت میں دھوکا لگا ہے بعض کو حج میں اور بعض کو جہاد میں بعض کو زہد میں ان میں سے ایک فرقہ ہے جو فرضوں کو چھوڑ نوافل کی طرف متوجہ ہو گئے اور ان میں ایسے لگے کہ اسراف اور زیادتی تک تجاوز کر گئے جیسے بعض کو وضو میں وسوسے لگ جاتے ہیں اور اس میں بہت مبالغہ کرنے لگ جاتے ہیں اور شرعا پاک پانی سے بھی اس کی تشفی نہیں ہوتی چنانچہ

تغلب عليه الوسوسة في الوضوء فيبالغ ولا يرتضي الماء المحكوم بطهارته في
الشرع ويقدر الاحتمالات البعيدة قريبة في النجاسة وإذا آل الأمر إلى أكل
الحرام قدّر الاحتمالات القريبة بعيدة وربما أكل الحرام المحض ولو انقلب
هذا الاحتياط من الماء إلى الطعام لكان أولى بدليل سير الصحابة رضي
الله عنهم فقد توضأ عمر رضي الله عنه بماء في جرة نصرانية مع احتمال
ظهور النجاسة وكان مع هذا يدع أبوابا من الحلال خوفا من الوقوع في
الحرام (وفرقة أخرى) غلبت عليهم الوسوسة في نية الصلوة فلا
يدعه الشيطان يعقد نية صحيحة بل يوسوس عليه حتى تفوته الجماعة
وربما أخرج الصلوة عن الوقت وإن تم تكبيرة الإحرام يكون في قلبه
تردد في صحة نيته وقد يتوسوس في التكبير حتى يغير صفة التكبير لشدة

نجاست ظاہری کے بارہ میں تو احتمالات بعیدہ کو بھی بہت وقعت دیتا ہے اور جب حرام
کھانے کی نوبت آئی تو قریب احتمالات کو بھی بعید تصور کرتا ہے اور اکثر وقت حرام
محض کھالیتا ہے اگر وہ صحابہ کی طرح اپنے پانی اور طہارت والی احتیاط کو کھانی
کے بارہ میں صرف کرتا تو زیادہ مناسب تھا چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسے پانی سے
وضو کیا جو نصرانی کے برتن میں تھا حالانکہ اس میں نجاست کا شک ہو سکتا ہے
باوجود اس کے بعض وقت حلال کو اس وجہ سے چھوڑ دیتے کہ حرام تک نوبت نہ پہنچ
جائے (یعنے اگر کسی وقت طبیعت کسی حلال چیز کے کھانے کو چاہتی تو صرف اس
غرض سے رک جاتے کہ نفس کی تابعداری کی عادت نہ پڑ جائے کہ کسی وقت حرام پر بھی مجبور کر دے)
(ایک اور فرقہ ہے جنکو نماز کی نیت باندھتے وقت وساوس کا ایسا غلبہ ہو جاتا ہے کہ شیطان
اسے صحیح نیت باندھنے ہی نہیں دیتا اسکو وسواس ہی آتے رہتے ہیں اور جماعت سے رہ جاتا
ہے اور بعض وقت تو نماز کا وقت ہی گذر جاتا ہے جب اسکی تکبیر تحریمہ پوری ہو گئی تو

Marfat.com

الاحتياط ويفوته الاستماع للفاتحة ويفعل ذلك في اول الصلوة ثم يغفل في جميعها ولا يحضر قلبه ويغتر بذلك ولم يعلم ان حضور القلب في الصلوة هو الواجب وانما غره ابليس وزين له ذلك وقال له ذلك الاحتياط تتميز به عن العوام وانت على خير عند ربك (وفرقة اخرى) غلبت عليهم الوسوسة في اخراج حروف الفاتحة من مخارجها وكذلك سائر الاذكار فلا يزال يحتاط في التشديدات والفرق بين الضاد والظاء لا يهمه غير ذلك ولا يتفكر في اسرار فاتحة الكتاب ولا في معانيها ولم يعلم انه لم يكلف الخلق في تلاوة القران من تحقيق مخارج الحروف الا بما جرت به عادتهم في الكلام وهذا اغرور عظيم ومثلهم من حمل الرسالة الى مجلس السلطان وامر ان يؤديها على وجهها فاخذ يؤدي

ابتک لگے دل میں تکبیر کی صحت کے بارہ میں وسواس پڑنے اور تکبیر کے بارہ میں شک کو بڑھنے حتیٰ کہ احتیاط کیلیے بار بار تکبیر کہتا ہے اور فاتحہ کو سن ہی نہیں سکتا اسکی یہ سب کوشش نماز کو شروع پر ہی ختم ہوجاتی ہے باقی ساری نماز میں بغیر حضور قلب کے غافل رہتا ہے اور اسی پر مغرور ہے اور جانتا نہیں کہ حضور قلب نماز میں واجب ہے اور یہ سب ابلیس کا دھوکا ہے اور ان احتیاطوں میں لگ کر اللہ کے نزدیک دوسروں سے بہتر بنتا ہے (ایک اور گروہ ہے) جنہیں سورہ فاتحہ اور باقی وظائف کے حروف کو مخرجوں سے نکالنے میں وسواس آگھیرتے ہیں اور وہ ہر وقت الفاظ کی تشدید اور ضاد و ظا کے فرق کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور اس کے سوا فاتحہ کے اسرار اور معانی کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے اور نہیں جانتے اور اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تلاوت قرآن میں اپنی ہمیشہ کی عادت کے سوا مخارج کی تحقیق کی تکلیف نہیں دی اور یہ سخت دھوکا ہے ان کی مثال اس شخص کیطرح ہے جو بادشاہ کی مجلس میں ایک خط لے جائے اور بادشاہ اسکا مقصود ادا کرنیکا حکم دے یہ خط لیکر پڑھنا شروع کرے

قراء

الرِّسَالَةَ وَيَتَأَنَّقُ فِي مَخَارِجِ الْحُرُوْفِ وَيُعِيْدُهَا مَرَّةً بَعْدَ أُخْرٰى وَهُوَ مَعَ
ذٰلِكَ غَافِلٌ عَنْ مَقْصُوْدِ الرِّسَالَةِ وَمُرَاعَاةِ حُرْمَةِ الْمَجْلِسِ فَهٰذَا لَا شَكَّ أَنَّهُ
يُقَامُ عَلَيْهِ السِّيَاسَةُ وَيُرَدُّ إِلٰى دَارِ الْمَجَانِيْنِ وَيُحْكَمُ عَلَيْهِ بِفَقْدِ الْعَقْلِ رو
فِرْقَةٌ أُخْرٰى) إِغْتَرُّوْا بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ فَيَهْذِرُوْا بِهِ هَذْرًا رُبَّمَا يَخْتِمُوْنَ
فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَتْمَةً وَأَلْسِنَتُهُمْ تَجْرِيْ بِهِ وَقُلُوْبُهُمْ تَتَرَدَّدُ فِيْ أَوْدِيَةِ
الْأَمَانِيْ وَالتَّفَكُّرِ فِي الدُّنْيَا وَلَا تَتَفَكَّرُ فِيْ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ لِيَنْزَجِرَ بِزَوَاجِرِهٖ
وَيَتَّعِظَ بِمَوَاعِظِهٖ وَيَقِفَ عِنْدَ أَوَامِرِهٖ وَنَوَاهِيْهِ وَيَعْتَبِرَ بِمَوَاضِعِ الْاِعْتِبَارِ
مِنْهُ وَيَتَلَذَّذُ بِهٖ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى لَا مِنْ حَيْثُ النَّظْمِ فَمَنْ قَرَأَ كِتَابَ
اللّٰهِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ تَرَكَ أَوَامِرَهٗ وَنَوَاهِيَهٗ يَسْتَحِقُّ الْعُقُوْبَةَ
وَرُبَّمَا كَانَ لَهٗ صَوْتٌ طَيِّبٌ فَهُوَ يَقْرَأُ وَيَتَلَذَّذُ بِهٖ وَيَغْتَرُّ بِاسْتِلْذَاذِهٖ

لیکن حرفوں کی مخرجیں درست کرنے میں لگ جائے اور بار بار ایک لفظ کو پڑھے اور باوجود
اس کے خط کے اصل مطلب اور مجلس کے آداب سے بیخبر رہے بلاشک وہاں یہ سزا کا مستحق ٹھیرے
گا اور پاگل خانہ کو عقل درست کرنے کے لیے بھیجا جائیگا (ایک اور گروہ ہے) جو تلاوت قرآن
میں دھوکا کھاتے ہیں اور جلدی جلدی پڑھتے ہیں بعض تو صرف ایک دن رات میں
ختم کر دیتے ہیں وہ زبان سے تو قرآن پڑھ رہے ہوتے ہیں مگر ان کے دل خواہشات
اور دنیاوی افکار میں گھوم رہے ہوتے ہیں اور قرآن شریف کے معانی میں غور
نہیں کرتے تاکہ سرزنش کی جگہ سے بچا کریں اور نعمت کی جگہ سے نعمت حاصل کریں
اور اوامر و نواہی کی جگہ ٹھیرنے اور عبرت والی بات سے عبرت حاصل کرتے اور قرآن
شریف کے معنے کے لحاظ سے لذت اٹھاتے نہ کہ صرف قرآن شریف کی عبارت
سے پس اگر کوئی شخص ایک دن رات میں سو دفعہ بھی قرآن شریف ختم کرے مگر اس
کے اوامر و نواہی چھوڑ دے تو عذاب کا مستحق ہوگا اور بعض شخص اچھی آواز سے

وَيَظُنُّوْنَ اِنَّ ذٰلِكَ لَذَّةُ مُنَاجَاةِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَسِمَاعُ كَلَامِهٖ وَهَيْهَاتَ مَا اَبْعَدَهٗ
اِذْ لَذَّتُهٗ فِيْ صَوْتِهٖ فَلَوْ اَدْرَكَ لَذَّةَ كَلَامِ اللّٰهِ مَا نَظَرَ اِلٰى صَوْتِهٖ وَلَحْنِهٖ وَلَا
تَعَلَّقَ خَاطِرُهٗ بِهٖ وَلَذَّةُ كَلَامِ اللّٰهِ اِنَّمَا هِيَ مِنْ حَيْثُ الْمَعْنٰى فَهُوَ فِيْ غُرُوْرٍ
عَظِيْمٍ (وَفِرْقَةٌ اُخْرٰى) اِغْتَرُّوْا بِالصَّوْمِ وَرُبَّمَا صَامُوا الدَّهْرَ وَصَامُوا
الْاَيَّامَ الشَّرِيْفَةَ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَحْفَظُوْنَ اَلْسِنَتَهُمْ عَنِ الْغِيْبَةِ وَلَا خَوَاطِرَ
هُمْ عَنِ الرِّيَاءِ وَلَا بُطُوْنَهُمْ عَنِ الْحَرَامِ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَلَا مِنَ الْهَذَيَانِ
بِاَنْوَاعِ الْفُضُوْلِ فَهٰؤُلَاءِ تَرَكُوا الْوَاجِبَ وَاتَّبَعُوا الْمَنْدُوْبَ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ
يَسْلَمُوْنَ وَهَيْهَاتَ اِنَّمَا يَسْلَمُ مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ فَهُمْ مَغْرُوْرُوْنَ
اَشَدَّ الْغُرُوْرِ (وَفِرْقَةٌ اُخْرٰى) اِغْتَرُّوْا بِالْحَجِّ مِنْ غَيْرِ خُرُوْجٍ عَنِ الْمَظَالِمِ وَقَضَاءِ
الدُّيُوْنِ وَاسْتِرْضَاءِ الْوَالِدَيْنِ وَطَلَبِ الزَّادِ الْحَلَالِ وَرُبَّمَا ضَيَّعُوا الصَّلٰوةَ

قرآن شریف پڑھتے اور لذت پاتے اور لطف اٹھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہ لذت اللہ کی مناجات اور کلام پاک سننے سے ہے ہرگز نہیں یہ صرف اس آواز کی لذت ہے اگر کلام پاک سے لذت پاتا تو آواز کی عمدگی کی طرف بالکل متوجہ نہ ہوتا بلکہ معنے کے لحاظ سے لطف اٹھاتا اور یہ سخت دھوکے میں ہے (ایک اور گروہ ہے) جو روزوں میں دھوکا کھائے ہیں اور بعض وقت تو سال بھر روزے رکھتے ہیں اور کبھی بزرگ ایام میں روزے رکھتے ہیں اور باوجود اس کے وہ زبان کو غیبت اور دل کو ریا اور پیٹ کو روزہ افطار کرتے وقت حرام اور فضول بکواس سے نہیں روکتے انہوں نے واجب کو چھوڑ کر مستحب کی پیروی کی اور اپنے آپ کو سلامتی پر دیکھتے ہیں مگر ہرگز نہیں سلامتی پر وہی ہے جو اللہ کے پاس قلب سلیم (سلامتی والا دل) لیکر حاضر ہوا یہ بھی سخت دھوکے میں ہیں (ایک اور گروہ ہے) جو حج میں دھوکا کھائے ہیں وہ بغیر ظلموں سے ہاتھ اٹھانے۔ قرض ادا کرنے والدین کی رضامندی چاہنے اور حلال سامان لینے کے چل پڑتے ہیں بعض اوقات

صائم الدہر

حاجی

Marfat.com

المکتوبة فی الطریق وربما عجزوا عن طهارة الثوب والبدن ویتعرضون
لتکثیر الظلمة حتی یؤخذ منه ولا یحترزون فی الطریق من الرفث و
الخصام وربما جمع بعضهم الحرام فانفقه علی الرفقاء فی الطریق و
یطلب به الریاء والسمعة فیعصی الله فی کسب الحرام اولا وفی انفاقه
للریاء ثانیا ثم یبلغ الی الکعبة ویحضرها بقلب ملوث برذائل الاخلاق
وذمیم الصفات وهو مع ذلک یظن انه علی خیر من ربه وهو مغرور
(وفرقة اخری) اخذت فی طریق الخشیة والامر بالمعروف والنهی عن
المنکر وینکر احدهم علی الناس ویامرهم بالخیر وینسی نفسه واذا امر
هم بالخیر عنف وطلب الریاسة والعز واذا باشر منکرا وانکر علیه احد غضب
وقال انا المحتسب فکیف تنکر علی وقد یجمع الناس فی المسجد ومن تاخر

فرض نماز کو بھی رستہ میں ضائع کر دیتے ہیں اور بدن وکپڑوں کی طہارت تک پوری
نہیں کرتے حالانکہ انکی کمائی تجارت میں فریب اور رشوت وغیرہ کے حصوں سے ملی جلی
ہوتی ہے اور رستہ میں بیہودہ گوئی اور جھگڑنے سے پرہیز نہیں کرتے اور بعض حرام جمع
کر کے رستہ میں دوستوں پر بھی خرچ کرتے ہیں اور ریا وسمعہ کے طالب ہوتے ہیں اس
نے خدا تعالیٰ کی پہلے تو کسب حرام میں پھر ریا اور پھر بد اخلاق وبدصفات دل کو
لیکر کے حاضر ہونے سے نافرمانی کی ہے اور باوجود اس کے وہ خیال کرتا ہے کہ رب
کی طرف سے بھلائی پر ہے پس یہ بھی دھوکا میں ہے (ایک اور گروہ ہے) اُنہوں نے
اپنے اوپر بظاہر خوف خدا اور امر معروف اور نہی عن المنکر کو لازم کر رکھا ہے
اور لوگوں کو خوب ڈراتے دھمکاتے پھرتے ہیں مگر اپنے حالات کو فراموش کر رکھا
ہے انکی غرض اس فعل سے لوگوں میں عزت اور دبدبہ قائم کرنا ہوتی ہے لیکن اگر
کوئی دوسرا ان کو کسی برے کام سے روکے تو اسے غصہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ تو مجھے کیسے

Marfat.com

عنه ام غلظ عليه في القول وربما عرض له الرياء والسمعة والرياسة وعلامته
انه لو قام بالمسجد غيره تجرّأ عليه ومنهم من يؤذن ويظن انه يؤذن لله و
لو جاء غيره واذّن في وقت غيبته قامت عليه القيامة وقال لم اخذ
حقّي وزوحمت ومنهم من يتقلّد امام مسجد ويظنّ انه خير وغرضه ان
يقال انه امام مسجد كذا وكذا وعلامته انه لو قدّم غيره وان كان اورع
منه واعلم ثقل عليه ذلك (وفرقة اخرى) جاوروا بمكة والمدينة
واغترّوا بهما ولم يراقبوا قلوبهم ولم يطهّروا ظواهرهم وبواطنهم وربما
كانت قلوبهم متعلقة ببلادهم ومنازلهم وتراهم يتحدّثون بذلك و
يقولون جاورت بمكة كذا وكذا سنة وهذا مغرور لان الاولى له ان

روکتا ہو حالانکہ میں لوگوں کی نگہبانی میں لگا رہتا ہوں جب کسی وقت لوگ مسجد میں جمع
ہوں اور کوئی شخص پیچھے رہجائے تو اس کے ساتھ نہایت درشتی سے پیش آتا ہے لیکن
بسا اوقات ایسے حالات میں انکو ریا وسمعہ اور سیاست کی خواہش آگھیرتی ہے اس
کی علامت یہ ہو کہ اگر انکی جگہہ کوئی اور شخص مسجد میں اسیطرح کرنے لگ جائے تو اُس کو
برا جانتے ہیں اسیطرح بعض لوگ اذان دیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ محض اللہ
کے لیے یہ کام کرتے ہیں لیکن انکی غیر حاضری میں کوئی دوسرا شخص اگر اذان کہدے
تو اسکے لیے قیامت بپا ہوجاتی ہے اور جھگڑنے لگتا ہے اور بعض لوگ مسجد میں
کے امام ہوکر خیال کرتے ہیں کہ بہت بہتر کام کر رہے ہیں لیکن انکی غرض یہ ہوتی
ہے کہ لوگ کہیں کہ یہ فلاں مسجد کا امام ہے اسکی علامت یہ ہے کہ اگر کوئی اور شخص
جو اگرچہ اس سے علم وفضل وتقوی میں بڑھ کر کیوں نہ ہو آجائے تو اسکو برا معلوم
ہوتا ہے (ایک اور گروہ ہے) جنہوں نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مجاورۃ اختیار
کر رکھی ہو اور اسمیں ہو بیٹھے ہیں لیکن اپنے دلوں کا مراقبہ نہیں کرتے اور نہ ظاہر

Marfat.com

يكونون في بلدِه وقلبه متعلق بمكة وان جاور فليحفظ حق الجوار فان جاور
بمكة حفظ حق الله وان جاور بالمدينة حفظ حق النبي صلى الله عليه وسلم
ومن يقدر على ذلك وهؤلاء مغرورون بالظواهر فظنوا ان الحيطان تنجيهم
وهيهات وربما لم تسمح نفسه بلقمة يتصدق بها على فقير وما اصعب
المجاورة في حق الخلق فكيف مجاورة الخالق وما احسن مجاورته بحفظ جوارحه
وقلبه (وفرقة اخرى) زهدت في المال وقنعت من الطعام واللباس بالدون
ومن المسكن بالمساجد وظنوا انهم ادركوا رتبة الزهاد وهم مع ذلك
راغبون في الرياسة والجاه والرياسة انما تحصل باحد اشياء اما بالعلم
او بالوعظ او بمجرد الزهد فقد تركوا اهون الامرين وبادروا الى اعظم

وباطن کو مخالفت شریعت سے پاک کرتے ہیں اور اکثر اوقات اُن کے دل اپنے شہروں اور گھروں
سے وابستہ ہوتے ہیں اور وہ باتیں کرتے ہوے کہتے ہیں کہ مجھے مکہ کی مجاوری کرتے اتنے سال گزر
چکے ہیں یہ بھی دہوکا ہی ہے کیونکہ انکے لیے زیادہ بہتر ہوتا کہ گھر ہیں رہتے اور دل مکہ سے لگائے
رکھتے اور اگر مکہ کی مجاوری ہی پسند کی تھی تو مکہ میں اللہ کے حق اور مدینہ میں رسول اللہ صلعم کے
حق کی پاسداری کرتے اور ایسا کون کرتا ہے یہ لوگ صرف ظاہری حالات سے مغرور ہیں اور
سمجھتے ہیں کہ یہ در و دیوار انکو نجات دلادینگی ہرگز نہیں حالانکہ انسے اتنا بھی تو نہیں ہوسکتا
کہ کبھی کھانے سے ایک لقمہ کسی فقیر کو ہی دیدیں جب مخلوق کے حقوق کی مجاوری ایسی
سخت ہے تو خدا کے حقوق کی مجاوری کا کیا معاملہ ہوا اور یہی خدائی مجاوری اپنے قلب
وقالب کو ممنوعات شرع سے روکنے کے ذریعہ کیسی اچھی طرح ادا ہوسکتی ہے (ایک اور گروہ
ہے) جو مال کو چھوڑ کر ردی طعام ولباس پر قناعت گزین ہوکر مسجدوں میں رہتے ہیں
اور خیال کرتے ہیں کہ زاہدوں کے رتبہ تک پہنچ گئے ہیں باوجود اسکے یہ لوگ دبدبہ اور
عزت کے طالب ہوتے ہیں کیونکہ عزت یا تو علم سے حاصل ہوتی ہے یا وعظ سے یا صرف

Marfat.com

الْمُهْلِكَاتِ لِاَنَّ الْجَاهَ اَعْظَمُ مِنَ الْمَالِ وَلَوْ تَرَكَ اَحَدُهُمُ الْجَاهَ وَاَخَذَ الْمَالَ كَانَ
اِلَى السَّلَامَةِ اَقْرَبُ وَهٰؤُلَاءِ مَغْرُوْرُوْنَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ مِنَ الزُّهَّادِ فِي الدُّنْيَا وَهُمْ
لَمْ يَعْلَمُوْا مَعْنَى الدُّنْيَا وَرُبَّمَا يُقَدِّمُ الْاَغْنِيَاءَ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْجَبُ
بِعِلْمِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْثِرُ الْخَلْوَةَ وَالْعُزْلَةَ وَهُوَ عَنْ شُرُوْطِهَا خَالٍ وَمِنْهُمْ مَنْ
يُعْطٰى لَهُ الْمَالُ فَلَا يَاْخُذُهٗ خِيْفَةً اَنْ يُقَالَ بَطَلَ زُهْدُهٗ وَهُوَ رَاغِبٌ فِي الْمَالِ
وَالنَّاسُ خَائِفٌ مِنْ ذَمِّهِمْ وَمِنْهُمْ مَنْ شَدَّدَ عَلٰى نَفْسِهٖ فِيْ اَعْمَالِ الْجَوَارِحِ حَتّٰى
يُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَثَلًا اَلْفَ رَكْعَةٍ وَيَخْتِمُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ
لَا يَخْطُرُ لَهٗ مُرَاعَاتُ الْقَلْبِ وَتَفَقُّدُهٗ وَتَطْهِيْرُهٗ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ وَالْعُجْبِ
وَسَائِرِ الْمُهْلِكَاتِ وَرُبَّمَا يَظُنُّ اَنَّ الْعِبَادَاتِ الظَّاهِرَةَ تَرْجُحُ بِهَا كَفَّةُ الْحَسَنَاتِ وَهَيْهَاتَ ذَرَّةٌ

زہد سے یہ لوگ دونوں آسان طریقے چھوڑ کر سب سے بڑی جانے ہلاکت میں جا پڑے ہیں کیونکہ
رتبہ وعزت مال سے درجہ میں بڑھ کر ہے اگر یہ رتبہ اور عزت کی خواہش کو چھوڑ کر مال حاصل کر
لیتے تو زیادہ مناسب تھا اب یہ دھوکا میں ہیں اور اپنے آپکو زاہد گمان کرتے ہیں حالانکہ
یہ سرے سے دنیا کے معنے ہی نہیں جانتے بعض حالات میں امیر لوگ فقراء سے عند اللہ مرتبہ
میں بڑھ جاتے ہیں بعض کو اپنے علم کی وجہ سے دھوکا لگتا ہے اور بعض گوشہ نشینی اور
خلوت اختیار کر لیتے ہیں مگر اسکی شرائط پوری نہیں کرتے اور بعض کو اگر کوئی مال دے تو زہد
جتانے اور لوگوں کی نظر میں وقعت حاصل کرنیکی غرض سے قبول نہیں کرتے مگر دل میں برابر
للچاتے ہیں۔ بعض نے ظاہری اعمال کو اپنے پر لازم کر رکھا ہے اور ایک ایک
دن میں ہزار ہزار رکعت نماز پڑھتے اور ہر روز قرآن شریف ختم کرتے ہیں
حالانکہ دل کو ریا و تکبر و خود پسندی اور غفلت اور دیگر تباہ کنندہ خیالات سے
صاف نہیں کرتے اور خیال کرتے ہیں کہ صرف یہ ظاہری حسنات نیکی کا پلڑا ابھاری
گردینگی ہرگز نہیں تقوٰی کے ساتھ تھوڑا سا عمل اور داناؤں کا سا ایک خلق ان

Marfat.com

مِن ذِي تقوى وخلق واحد من خلق الاكياس افضل من امثال الجبال عملا
بالجوارح ثم قد يغتر بقول من يقول له انك من اوتاد الارض او من اولياء
الله واحبابه فيفرح بذلك ويظهر له تزكية نفسه ولو شوتم يوما واحدا
مرتين او ثلاثا لكفّر وجاهد من فعل ذلك به وربما قال لمن سبه لا يغفر
الله لك ابدا (وفرقة اخرى) حرصت على النوافل ولم يعظم اعتدادها
بالفرائض فترى احدهم يفرح بصلوة الضحى وصلوة الليل وامثال هذه
النوافل ولا يجد لصلوة الفرض لذة ولا خيرا من الله تعالى لشدة حرصه
على المبادرة بها في اول الوقت وينسى قوله صلى الله عليه وسلم ما تقرب
المتقربون بافضل من اداء ما افترض الله عليهم وترك الترتيب بين
الخيرات من جملة الشرور بل قد يتعين على الانسان فرضان احدهما يفوت

ظاہری عبادات کے طومار سے بڑھ کر ہے ایسے اشخاص کو بعض لوگ زمین کی کیل اور اولیاء اور خدا دوست
وزاہد کہہ کر اور بھی ہلاک کرتے ہیں اور یہ لوگ ایسے الفاظ سے بہت خوش ہوتے ہیں
اور اگر کوئی انکو اس کام سے روکے تو برا مناتے ہیں اور کوئی اگر گالی دیدے تو اسے کافر وغیرہ لکھ
یہانتک کہہ دیتے ہیں کہ خدا تمہیں کبھی بخشیگا ہی نہیں (ایک اور گروہ ہے) جو نفلوں کے
پیچھے پڑے ہیں اور فرضوں کی پرواہ نہیں کرتے یہ لوگ نماز ضحی اور تہجد وغیرہ نفلی نمازوں
سے تو لذت پاتے ہیں مگر فرضی نماز میں انکو کچھ دل بستگی نہیں ہوتی اور نہ اول وقت
میں ادا کرتے ہیں یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو بھول گئے کہ فرائض
کی ادائیگی سے بڑھکر انسان کو اسکے نزدیک کرنیوالی اور کوئی چیز نہیں اور خیر
کے کاموں میں ترتیب اور مرتبہ کا خیال نہ کرنا بری بات ہے بعض وقت ایسے فرض
یا نفل جن میں سے ایک کا وقت گذرنے کو ہو اور دوسرے کا وسیع ہو انسان کو
حیران کردیتے ہیں اگر ایسے وقت میں ترتیب کا خیال چھوڑ دے تو دھوکا کھائیگا

Marfat.com

وَالْاٰخَرُ لَا یَفُوْتُ اَوْ نَفْلَانِ اَحَدُهُمَا یَضِیْقُ وَقْتُهٗ وَالْاٰخَرُ یَتَّسِعُ وَقْتُهٗ فَاِنْ لَمْ یَحْفَظِ التَّرْتِیْبَ کَانَ مَغْرُوْرًا وَنَظَائِرُ ذٰلِكَ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ تُحْصٰی فَاِنَّ الْمَعْصِیَةَ ظَاهِرَةٌ وَاِنَّمَا الْغَامِضُ تَقْدِیْمُ بَعْضِ الطَّاعَاتِ عَلٰی بَعْضٍ کَتَقْدِیْمِ الْفَرَائِضِ کُلِّهَا عَلَی النَّوَافِلِ وَتَقْدِیْمُ فُرُوْضِ الْاَعْیَانِ عَلٰی فُرُوْضِ الْکِفَایَاتِ الَّتِیْ لَا قَائِمَ بِهَا عَلٰی مَا قَامَ بِهَا غَیْرُهٗ وَتَقْدِیْمُ الْاَهَمِّ مِنْ فُرُوْضِ الْاَعْیَانِ عَلٰی مَا دُوْنَهٗ وَتَقْدِیْمُ مَا یَفُوْتُ مِثْلُ تَقْدِیْمِ حَقِّ الْوَالِدَةِ عَلَی الْوَالِدِ وَتَقْدِیْمُ نَفَقَةِ الْاَبَوَیْنِ عَلَی الْحَجِّ وَتَقْدِیْمُ الْجُمُعَةِ اِذَا حَضَرَ وَقْتُهَا عَلَی الْعِیْدِ وَتَقْدِیْمُ الدَّیْنِ عَلٰی فُرُوْضٍ غَیْرِهٖ وَمَا اَعْظَمَ الْعَبْدُ اَنْ یَتَفَطَّنَ ذٰلِكَ وَیَتَنَبَّهُ لَهٗ وَلٰکِنَّ الْغُرُوْرَ فِی التَّرْتِیْبِ دَقِیْقٌ خَفِیٌّ لَا یَقْدِرُ عَلَیْهِ اِلَّا الْعُلَمَاءُ الرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ (اَلصِّنْفُ الثَّالِثُ) مِنَ الْمَغْرُوْرِیْنَ اَرْبَابُ الْاَمْوَالِ وَهُمْ فِرَقٌ

اسکی مثالیں شمار سے زیادہ ہیں گناہ کے کام تو ظاہر ہیں مگر طاعات کو آپس میں ترتیب دینا مدبر کا کام ہے جیسے کل فرضوں کو سب قسم کے نفلوں پر مقدم کرنا اور فرضوں میں سے بھی فرض عین کو فرض کفایہ پر جسکو اس کے سوا کوئی دوسرا ابھی کردے تو ادا ہو جاتا ہو مقدم کرنا اور فروض عین سے بھی اہم کو دوسروں پر ترجیح دینا جیسے فوت شدہ فرضوں کا دوسروں کے پہلے ادا کرنا جیسے والدہ کا حق والد سے مقدم جاننا۔ اور والدین پر خرچ کرنے کو حج پر ترجیح دینا جمعہ کو عید پر ترجیح دینا دیگر فرضی حصص سے قرض کی ادائیگی کو مقدم کرنا ان رازوں کے معلوم کرنے سے انسان بہت کامل ہو سکتا ہے لیکن ترتیب دینے میں بہت پوشیدہ دھوکے لگ جاتے ہیں جن سے کامل علماء کے سوا کوئی بچ نہیں سکتا۔

دھوکا کھانے والوں کی تیسری قسم مالدار میں اور یہ بھی کئی قسم ہیں۔ ایک فرقہ ہے جو مسجدوں۔ مدرسوں۔ سراؤں۔ پلوں۔ پانی کی سبیلوں کے بنانے

مالدار

Marfat.com

كثيرة فرقة منهم يحرصون على بناء المساجد والمدارس والرباطات و القناطر والصهاريج للماء وما يظهر للناس ويكتبون اسماءهم بالآجر عليه ليتخلد ذكرهم ويبقى بعد الموت اثرهم وهم يظنون انهم استحقوا المغفرة بذلك وقد اغتروا فيه من وجهين احدهما انهم اكتسبوها من الظلم والشبهات والرشا والجهات المحظورة فهؤلاء قد تعرضوا لسخط الله في كسبها فاذا عصوا الله في كسبها فالواجب عليهم التوبة ورد الاموال الى اهلها ان كانوا احياء والى ورثتهم ان لم يبق منهم احد وانقرضوا فان لم يبق لهم ورثة فالواجب عليهم ان تصرفوها في اهم المصالح وربما يكون الاهم التفرقة على المساكين فاى فائدة في بنيان يستغني عنه ديموت ويتركه وانما غلب على هؤلاء الرياء والشهرة ولذة الذكر والوجه الثاني انهم يظنون بانفسهم الاخلاص وقصد الخير

میں جن سے کہ انکا نام روشن ہو اور مرنے کے بعد بھی لوگ یاد کریں مشغول ہیں اور صرف انہی کاموں سے یہ اپنے آپکو مغفرت کا مستحق خیال کرتے ہیں اور یہ بھی دو وجہ سے دھوکا کھائے ہوئے ہیں ایک یہ کہ انہوں نے عموماً یہ مال ظلم اور مشتبہ وسائل اور رشوت و ممنوع وجوہات سے کمایا ہوتا ہے پس جبکہ انہوں نے مال کو کمانے میں اسکی نافرمانی کی ہے اول انپر توبہ پھر اگر اصل مالک خود زندہ ہو تو وہ ظلم سے چھینا ہوا مال انکو ورنہ انکے وارثوں کو واپس کرنا واجب ہے اگر اس مال کا کوئی وارث بھی اب باقی نہ رہا ہو تو مسلمانوں کی ضرورت کی سب سے اہم جگہ میں سے صرف کرنا چاہیے اور اکثر اوقات مسکینوں پر تقسیم کرنا زیادہ مناسب ہوتا ہے ایک عمارت کو خواہ مخواہ بنا کر چھوڑ جانا کوئی مفید نہیں یہ لوگ صرف ریا اور شہرت کے خواہاں ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم مخلص ہیں اور اس مال کے خرچ کرنے اور بلند عمارت بنانے سے بھلائی کے جویاں

فِي الْإِنْفَاقِ وَعُلُوِّ الْأَبْنِيَةِ وَلَوْ كُلِّفَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُنْفِقَ دِيْنَارًا عَلَى مِسْكِيْنٍ لَمْ تَسْمَحْ نَفْسُهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّ حُبَّ الْمَدْحِ وَالثَّنَاءِ مُسْتَكِنٌّ فِي بَاطِنِهٖ (وَفِرْقَةٌ أُخْرَى) رُبَمَا اكْتَسَبُوا الْمَالَ الْحَلَالَ وَاجْتَنَبُوا الْحَرَامَ وَأَنْفَقُوْهُ عَلَى الْمَسَاجِدِ وَهُمْ أَيْضًا مَغْرُوْرُوْنَ مِنْ وَجْهَيْنِ أَحَدُهُمَا الرِّيَاءُ وَطَلَبُ السُّمْعَةِ وَالثَّنَاءِ فَإِنَّهٗ رُبَّمَا يَكُوْنُ فِي جِوَارِهٖ أَوْ بَلَدِهٖ فُقَرَاءُ وَصَرْفُ الْمَالِ إِلَيْهِمْ أَهَمُّ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ كَثِيْرَةٌ وَالْغَرَضُ مِنْهَا الْجَامِعُ وَحْدَهٗ فَيُجْزِيْ عَنْ غَيْرِهٖ وَلَيْسَ الْغَرَضُ بِنَاءُ مَسْجِدٍ فِي كُلِّ سِكَّةٍ وَفِي كُلِّ دَرْبٍ وَالْمَسَاكِيْنُ وَالْفُقَرَاءُ مُحْتَاجُوْنَ وَإِنَّمَا خَفَّ عَلَيْهِمْ دَفْعُ الْمَالِ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ لِظُهُوْرِ ذٰلِكَ بَيْنَ النَّاسِ وَلِمَا يَسْمَعُ مِنَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ مِنْ عِنْدِ الْخَلْقِ فَيَظُنُّ أَنَّهٗ يَعْمَلُ لِلّٰهِ وَهُوَ يَعْمَلُ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَنِيَّتُهٗ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ كَإِنَّمَا نِيَّتُهٗ عَلَيْهِ غَضَبٌ وَقَالَ إِنَّمَا قَصَدْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

ہیں اور اگر ان میں سے کسی کو ایک مسکین کے لیے ایک دینار دینے کو کہا جائے تو تسلیم نہیں کرینگے کیونکہ انکے دلوں میں مدح وثنا کی محبت غالب ہے۔ (ایک اور گروہ ہے) جو مال کو حلال وسیلہ سے کماتے اور حرام سے مجتنب رہتے ہیں اور اسکو مسجد وغیرہ میں خرچ کرتے ہیں یہ بھی دو طریق سے دہوکا میں ہیں ایک تو ریا وسمعہ وثنا کی خواہش کیونکہ لبا اوقات انکے پڑوس یا شہر میں ایسے محتاج موجود ہوتے ہیں جنپر مال خرچ کرنا بہت مساجد طیار کرا دینے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے اور غرض تو مسجدوں سے جامع کی ہے جو ایک ہی باقی سب کی بجای کافی ہوجاتی ہے یہ کوئی ضروری نہیں کہ ہر گلی کوچہ میں مسجدیں تو بنجائیں مگر مسکین محتاج اور فقیر بدستور تباہ حالت میں رہیں یہ لوگ مسجد وغیرہ پر روپیہ اسلیے آسانی سے خرچ کر دیتے ہیں تاکہ لوگوں میں نام روشن ہو اور لوگ تعریف کریں اور یہ لوگ ایسے دکھاوے کے عمل کو اللہ کے لیے سمجھتے ہیں جو غیروں کی خوشنودی کیلئے کیا گیا ہے حالانکہ اسکا دل خوب جانتا ہے یا اسکی نیت اسپر وبال ہوگی اور زبان سے کہتا ہے کہ میں اس کو

والثانی انه یصرف ذلك فی زخرفة المساجد وتزیینها بالنقوش المنهی عنها الشاغلة قلوب المصلین لانهم ینظرون الیها فتشغلهم عن الخشوع فی الصلوٰة وعن حضور القلب هو المقصود من الصلوٰة فکل ما طرء فی صلوتهم وفی غیر صلوتهم فهو فی میزان الذی بناه اذ لا یحل تزیین المسجد بوجه قال الحسین رضی الله عنه لما اراد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبنی مسجدہ بالمدینة اتاه جبریل قال ابنه سبعة اذرع طولا فی السماء فلا تزخرفه ولا تنقشه فهؤلاء رأوا المنکر معروفا واتکلوا علیه فهم مغرورون فی ذلك (وفرقة اخری) ینفقون الاموال فی الصدقات علی الفقراء والمساکین ویطلبون به المحافل الجامعة ومن الفقراء من عادته الشکر وافشاء المعروف فیکرهون التصدق فی السر ویرون اخفاء

دوسری بات یہ کہ یہ محض مسجد کی سجاوٹ اور زینت اور ایسے نقوش سجانے میں صرف ہوتے ہیں جن سے نمازیوں کی توجہ منعطف ہو جاتی ہے اور شارع علیہ السلام نے منع کیا تھا کیونکہ جب نمازی انکی طرف دیکھتا ہے تو خشوع قلب کو بھول جاتا ہے جو کہ نماز کا مقصود اصلی تھا چنانچہ حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں مسجد بنانے کا ارادہ کیا تو جبریل علیہ السلام نے آکر کہا اسکو آسمان کی طرف صرف ساڑھے تین گز (سات ہاتھ) بلند کریں اور کسی قسم کی سجاوٹ و نقش و نگار نہ کریں اور یہ لوگ بری بات کو اب اچھا سمجھ رہے ہیں اور اسی پر بھروسا کیے ہیں اسی لیے دھوکا میں ہیں (ایک اور گروہ ہے) جو صدقات کا مال محتاجوں میں تقسیم کرتے ہیں اور اس سے مقصود محفلوں میں اپنی سخاوت کا چرچا کرانا ہوتا ہے چونکہ بعض فقیروں کی عادت ہوتی ہے کہ بھلا کرنے والوں کی تعریف اور ذکر کرتے پھرتے ہیں یہ لوگ خفیہ صدقہ نہیں کرتے اور جو فقیر ان سے لیکر انکا نام روشن نہ کرے اسے خائن تصور کرتے اور برا سمجھتے

Marfat.com

الْفَقِيْرِ لِمَا يَأْخُذُهُ مِنْهُمْ خِيَانَةً عَلَيْهِمْ وَكُفْرَانًا لِلْمَعْرُوْفِ وَرُبَّمَا تَرَكُوْا جِيْرَانَهُمْ جَائِعِيْنَ وَلِذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَكْثُرُ الْحَاجُّ بِلَا سَبَبٍ يَهْوِيْ لَهُمُ السَّفَرُ وَيُبْسَطُ لَهُمْ فِي الرِّزْقِ وَيَرْجِعُوْنَ مُجْرِمِيْنَ مَسْلُوْبِيْنَ يَهْوِيْ بِاَحَدِهِمْ بَعِيْرُهُ بَيْنَ الْقِفَارِ وَالرِّمَالِ وَجَارُهُ مَاسُوْرٌ اِلٰى جَنْبِهٖ فَلَا يُوَاسِيْهِ وَلَا يَتَفَقَّدُهٗ (وَفِرْقَةٌ اُخْرٰى) مِنْ اَرْبَابِ الْاَمْوَالِ يَحْفَظُوْنَ الْاَمْوَالَ وَيُمْسِكُوْنَهَا بِحُكْمِ الْبُخْلِ وَيَشْتَغِلُوْنَ بِالْعِبَادَةِ الْبَدَنِيَّةِ الَّتِيْ لَا يَحْتَاجُوْنَ فِيْهَا اِلٰى نَفَقَةٍ كَصِيَامِ النَّهَارِ وَقِيَامِ اللَّيْلِ وَخَتْمِ الْقُرْاٰنِ وَهُمْ مَغْرُوْرُوْنَ لِاَنَّ الْبُخْلَ الْمُهْلِكَ قَدِ اسْتَوْلٰى عَلٰى بَوَاطِنِهِمْ فَهُمْ مُحْتَاجُوْنَ اِلٰى قَمْعِهٖ بِاِخْرَاجِ الْمَالِ فَاشْتَغَلُوْا بِطَلَبِ فَضَائِلَ وَهُمْ مُسْتَغْنُوْنَ عَنْهَا وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ مَنْ دَخَلَتْ فِيْ ثَوْبِهٖ حَيَّةٌ وَقَدْ اَشْرَفَ عَلَى الْهَلَاكِ

بخیل عابد

ہیں اور (دور دور حج جاکرانے کی غرض سے) اپنے پڑوسیوں کو بدستور بھوکا چھوڑ دیتی ہیں اسی لیے حضرت ابن عباس نے کہا ہے کہ آخر زمانہ میں حاجی بلا سبب بہت بڑھ جائیں گے اور سفر آسان ہوجائیگا مال بڑھ جائیگا جرائم کے مرتکب ہونگے ایک ایک کے پاس اتنے اتنے اونٹ ہونگے کہ جنگلوں اور ریتوں میں پھیلے ہوئے ہونگے مگر اس کا پڑوسی اس کے قریب ہی تنگ حالت میں ہوگا اس سے یہ کوئی سلوک و ہمدردی نہ کریگا (ایک اور گروہ ہے) جنہوں نے بخل کی وجہ سے مالوں کو روک رکھا ہے اور صرف بدنی عبادات جنمیں کچھ خرچ نہ ہو جیسے دن کو روزے رات کو تہجد اور قرآن شریف کا ختم وغیرہ پر ہی اکتفا کیے بیٹھے ہیں یہ بھی دھوکا میں ہیں کیونکہ انپر تو مہلک مرض بخل غالب آئی ہوئی ہے پہلے مال خرچ کرنے کے ذریعہ اسکا دفعیہ کرنا لازم ہے اور بجائے اس کے نفلی اور فضیلت کی کاموں میں مصروف ہیں انکی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کے کپڑوں میں سانپ گھسا ہوا ہو اور اسکی تکلیف سے لب مرگ ہوچکا

Marfat.com

فَاشْتَغَلَ بِطَلَبِ السَّكَنْجَبِيْنِ لِيُسَكِّنَ بِهِ الصَّفْرَاءَ وَمَنْ لَدَغَتْهُ الْحَيَّةُ كَيْفَ يَحْتَاجُ إِلَى ذٰلِكَ وَقِيْلَ لِبِشْرِ الْحَافِيْ إِنَّ فُلَانًا كَثِيْرُ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ فَقَالَ الْمِسْكِيْنُ تَرَكَ حَالَهُ وَدَخَلَ فِيْ حَالِ غَيْرِهِ إِنَّمَا حَالُ هٰذَا إِطْعَامُ الطَّعَامِ لِلْجَائِعِ وَالْإِنْفَاقُ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ فَهُوَ أَفْضَلُ لَهُ مِنْ تَجْوِيْعِ نَفْسِهِ وَمِنْ صَلَاتِهِ مَعَ جَمْعِهِ الدُّنْيَا وَمَنْعِهِ الْفُقَرَاءَ (وَفِرْقَةٌ أُخْرٰى) غَلَبَ عَلَيْهِمُ الْبُخْلُ فَلَا تَسْمَحُ نُفُوْسُهُمْ إِلَّا بِأَدَاءِ الزَّكٰوةِ فَقَطْ ثُمَّ إِنَّهُمْ يُخْرِجُوْنَهَا مِنَ الْمَالِ الْخَبِيْثِ الرَّدِيِّ الَّذِيْ يَرْغَبُوْنَ عَنْهُ وَيَطْلُبُوْنَ مِنَ الْفُقَرَاءِ مَنْ يَخْدِمُهُمْ وَيَتَرَدَّدُ فِيْ حَوَائِجِهِمْ أَوْ مَنْ يَحْتَاجُوْنَ إِلَيْهِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ لِلْاِسْتِسْخَارِ لَهُ فِي الْخِدْمَةِ وَمَنْ لَهُمْ فِيْهِ عَلَى الْجُمْلَةِ غَرَضٌ وَيُسَلِّمُوْنَهَا إِلَى شَخْصٍ بِعَيْنِهِ وَاحِدٍ مِّنَ الْأَكَابِرِ مِمَّنْ يَسْتَظْهِرُ بِحَشْمَتِهِ لِيَنَالَ بِذٰلِكَ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً فَيَقُوْمَ بِحَاجَتِهِ وَكُلُّ ذٰلِكَ مُفْسِدٌ لِلنِّيَّةِ وَمُحْبِطٌ لِلْعَمَلِ وَ

مگر علاج کے لیے صرف سکنجبین پر ہی قناعت کرتے تاکہ سانپ کے کاٹنے کا صفراء ذرا تھم جائے تو اسے کیا فائدہ ہوگا بشر حافی کے پاس بیان ہوا کہ فلاں شخص بہت نماز میں پڑھتا اور روزے رکھتا ہے انہوں نے کہا مسکین ہے کہ اپنا اصلی کام چھوڑ دوسروں کے کرنے کا کام کرتا ہے اس کے لیے تو بھوکوں کو کھانا کھلانا اور مسکینوں پر مال خرچ کرنا (کیونکہ وہ مالدار ہے) اپنے نفس کو بھوکا رکھنے اور زیادہ نماز پڑھنے اور مال جمع کرنے اور محتاجوں پر خرچ نہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے (ایک اور گروہ ہے جن پر بخل غالب آچکا ہے زکوۃ ہی فرض کے سوا انکا نفس انہیں اور خرچ کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور زکوۃ میں ردی اور ناپسند مال نکال لیتے اور پھر ایسے لوگوں کو دیتے ہیں جو ان کی خدمت بجالاتے اور ایسے کام کاج کرتے رہتے ہوں جنکو سرانجام دینے کے لیے انہیں کوئی تنخواہ دار ملازم رکھنا پڑتا یا ان لوگوں کو دیتے ہیں جن سے انکو کسی قسم کی غرض ہو اور ایسے وقت تقسیم کرتے ہیں جبکہ کوئی بڑا شخص انکی طرف دیکھ رہا ہو تاکہ وہ اسکے نزدیک عزت و منزلت حاصل

Marfat.com

صاحبه مغرور ويظن انه مطيع لله وهو فاجر اذ يطلب بعبادة الله غرضا
من غيره فهذا وامثاله مغرورون بالاموال (وفرقة اخرى) من عوام الخلق
وارباب الاموال والفقراء اغتروا بحضور مجالس الذكر واعتقدوا ان ذلك
يغنيهم ويكفيهم فاتخذوا ذلك عادة ويظنون ان لهم اجرا على مجرد سماع
الوعظ دون العمل ودون الاتعاظ وهم مغرورون لان فضل مجالس الذكر
انما تحصل لكونها مرغبة في الخير فان لم تهيج الرغبة فلا خير فيها والرغبة
محمودة لانها تبعث على العمل فان لم تبعث على العمل فلا خير فيها
وربما يغتر بما يسمعه من الوعظ وربما تداخله رقة كرقة النساء فيبكي
وربما يسمع كلاما مخوفا فلا يزال يصفق بين يديه ويقول يا سلام سلم و

کر سکے اور ضرورت کے وقت اُس کے پاس جا سکے یہ سب باتیں نیت کو فاسد عمل کو برباد کرنیوالی ہیں یہ شخص اپنے آپکو خدا کا مطیع خیال کرتا ہے مگر یہ سخت دھوکا میں ہے کہ اللہ کی عبادت کو دوسروں سے مطلب براری کا وسیلہ گردانتا یہ سب لوگ بھی دھوکا میں ہیں عوام اور فقراء اور مالداروں کا ایک اور گروہ ہے جو ذکر و فکر کی مجلسوں میں جا شامل ہونے کو اپنے لیے کافی و وافی خیال کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ صرف وعظ کا سن لینا ہی بغیر عمل کرنے اور نصیحت حاصل کرنے کے کافی ہے یہ بھی دھوکا میں ہیں کیونکہ مجالس ذکر میں شمولیت کی بزرگی تو اسلیے ہے کہ ان میں بیٹھنے سے انسان کو نیکی کے کاموں میں رغبت ہوتی ہے لیکن اگر باوجود شمولیت نیکی کی رغبت نہ ہوئی تو کیا فائدہ ہوا اور رغبت اسلیے بہتر ہے کہ نیک اعمال کرنے پر مجبور کرتی ہے اور اگر رغبت عمل پر مجبور نہ کرے تو اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں کبھی یہ لوگ وعظ کی خوبی پر فریفتہ ہوتے ہیں کبھی عورتوں کی طرح رقت سے روتے ہیں اور کبھی خوف والا کلام سنکر زرد ہو کر کلمات یا سلام سلم (اے اللہ سلامت رکھ) نعوذ باللہ

وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ وَحَسْبِيَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَيَظُنُّ اَنَّهٗ قَدْ اَتٰى بِالْخَيْرِ
كُلِّهٖ وَهُوَ مَغْرُوْرٌ وَاِنَّمَا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْمَرِيْضِ الَّذِيْ يَحْضُرُ مَجَالِسَ الْاَطِبَّاءِ وَ
يَسْمَعُ مَا يَصِفُوْنَهٗ مِنَ الْاَدْوِيَةِ وَلَا يَفْعَلُهَا وَلَا يَشْتَغِلُ بِهَا وَيَظُنُّ اَنَّهٗ يَجِدُ
الرَّاحَةَ بِذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ الْجَائِعُ الَّذِيْ يَحْضُرُ عِنْدَ مَنْ يَصِفُ الْاَطْعِمَةَ اللَّذِيْذَةَ
فَكُلُّ وَعْظٍ لَا يُغَيِّرُ مِنْكَ صِفَةً تَغْيِيْرًا تَتَغَيَّرُ بِهَا اَفْعَالُكَ حَتّٰى تُقْبِلَ اِلَى اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَتُعْرِضَ عَنِ الدُّنْيَا وَتُقْبِلَ اِقْبَالًا قَوِيًّا فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ بِذَا لِلتَّا لُوَعْظِ كَانَ
زِيَادَةَ حُجَّةٍ عَلَيْكَ فَاِذَا رَاَيْتَهٗ وَسِيْلَةً لَكَ كُنْتَ مَغْرُوْرًا (اَلصِّنْفُ الرَّابِعُ)
مِنَ الْمَغْرُوْرِيْنَ الْمُتَصَوِّفَةُ وَمَا اَغْلَبَ الْغُرُوْرَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ مِنْهُمْ مُتَصَوِّفَةُ اَهْلِ
هٰذَا الزَّمَانِ اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ اِغْتَرُّوْا بِالزِّيِّ وَالْمَنْطِقِ وَالْهَيْئَةِ فَتَابَعُوْا

ہم اللہ سے پناہ پکڑتے ہیں حسبی اللہ (اللہ مجھکو کافی) ہو اور ولا حول ولا قوۃ الا باللہ (نہیں بچنے
کی طاقت گناہ سے اور نہ قدرت نیکی پر مگر اللہ کی توفیق سے) کہتے ہیں اور خیال کر لیتے ہیں
کہ بس صرف اتنا کرنے سے ہی کل بھلائی سمیٹ لی یہ بھی دھوکا کھائے ہوئے ہیں انکی مثال
ایسی ہے جیسے کوئی بیمار صرف طبیبوں کی مجلسوں میں ہی حاضر ہو جایا کرے اور جو کچھ وہ
دواؤں وغیرہ کے اوصاف بیان کریں سن لیا کرے مگر انکو استعمال نہ کرے اور شفا کی
امید رکھے یا جیسے کہ وہ بھوکا جو کسی ایسے شخص کے پاس جا حاضر ہو جو اسے لذیذ کھانے
گن کر سنا دے۔ پس ہر وعظ جس سے تیری کوئی ایسی صفت نہ بدلے کہ جس سے تیرے افعال
پر اثر ظاہر ہو یہاں تک کہ تو اللہ کا مقبول بنجائے اور دنیا کی (رسومات) سے باز آجائے اور
(شریعت) کی طرف پوری طرح سے متوجہ ہو جائے ہرگز مفید نہیں ہے بلکہ تجھ پر خدا کی ایک
حجت قائم ہو رہی ہے جسکو اگر تو نجات کا وسیلہ تصور کرے گا تو دھوکا کھائیگا (مغروروں
کی چوتھی قسم صوفی ہیں) اور سب سے زیادہ دھوکا میں آجکل کے تصوف کے دعویدار ہیں (امام غزالی
یہ بات انکے زمانہ کے صوفیوں کے بارہ میں فرما رہے ہیں اور اب ہمارے زمانہ کا تو خدا حافظ) مگر

Marfat.com

الصَّادِقِيْنَ مِنَ الصُّوْفِيَّةِ فِيْ زِيِّهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ وَاَلْفَاظِهِمْ وَآدَابِهِمْ وَ
مَرَاسِمِهِمْ وَاِصْطِلَاحَاتِهِمْ وَاَحْوَالِهِمُ الظَّاهِرَةِ فِي السَّمَاعِ وَالرَّقْصِ وَالطَّهَارَةِ
وَالصَّلٰوةِ وَالْجُلُوْسِ عَلَى السَّجَّادَةِ مَعَ اِطْرَاقِ الرَّاْسِ وَاِدْخَالِهِ فِي الْجَيْبِ
كَالْمُتَفَكِّرِ مَعَ تَنْفِيْسِ الصُّعَدَاءِ وَفِيْ خَفْضِ الصَّوْتِ فِي الْحَدِيْثِ وَفِي الصِّيَاحِ
اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَمَّا تَعَلَّمُوْا ذٰلِكَ ظَنُّوْا اَنَّ ذٰلِكَ يُنَجِّيْهِمْ فَلَمْ يُتْعِبُوْا اَنْفُسَهُمْ
قَطُّ بِالْمُجَاهَدَةِ وَالرِّيَاضَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ لِلْقَلْبِ وَتَطْهِيْرِ الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ
مِنَ الْاٰثَامِ الْجَلِيَّةِ وَالْخَفِيَّةِ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ مَنَازِلِ التَّصَوُّفِ ثُمَّ اَنَّهُمْ
يَتَكَالَبُوْنَ عَلَى الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ وَاَمْوَالِ السَّلَاطِيْنِ وَيَتَنَافَسُوْنَ فِي
الرَّغِيْفِ وَالْفَلْسِ وَالْحَبَّةِ وَيَتَحَاسَدُوْنَ عَلَى النَّقِيْرِ وَالْقِطْمِيْرِ وَيُمَزِّقُ بَعْضُهُمْ
اَعْرَاضَ بَعْضٍ مَهْمَا خَالَفَهُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ غَرَضِهِ فَهٰؤُلَاءِ غُرُوْرُهُمْ ظَاهِرٌ فَمَثَلُهُمْ

جسے خدا بچائے یہ لباس گفتگو اور ظاہر شکل پر ہو لے بیٹھے ہیں انہوں نے لباس و ہیئت میں
سچے صوفیوں کے ساتھ مشابہت کر رکھی ہے اور انکے الفاظ آداب اور مراسم و اصطلاحات
اور گانا سننے اور ناچ دیکھنے کے ظاہری حالات اور طہارت و نماز مصلی پر سر جھکا فکر
مندانہ طرز پر گریبان میں منہ ڈالکر بیٹھنا لمبے سانس لینے بات کرتے اور آواز دیتے
وقت نیچی آواز نکالنا وغیرہ اختیار کر لیے ہیں جب یہ لوگ جان لیتے ہیں کہ یہ سب
باتیں حاصل ہو گئیں تو اپنے آپکو نجات یافتہ خیال کر لیتے ہیں اور مجاہدہ و ریاضت
اور دل کے مراقبہ اور باطن کی صفائی اور خفیہ و ظاہری گناہوں سے بچنے کی کبھی
کوشش نہیں کرتے حالانکہ یہ سب باتیں تصوف کے مدارج میں داخل ہیں پھر یہ
لوگ حرام و مشتبہ اور بادشاہوں کے مال کے رغبت اور عمدہ روٹی روپے پیسے وغیرہ
کی طرف مائل اور ذرہ ذرہ چیز و نیز حسد کنندہ ہوتے ہیں اور اگر انمیں کا کوئی دوسرے کی
غرض میں مخالفت کرے تو اس سے اعراض کر لیتے ہیں یہ بھی ظاہرا دھوکا میں ہیں

Marfat.com

كمثل عجوز سمعت ان الشجعان والابطال والمقاتلين ثبتت اسماءهم
في الديوان فتزينت بزيهم ووصلت الى الملك فعرضت على ميزان العرض
فوجدت عجوز سوء فقيل لها اما تستحيي في استهزائك بالملك اطرحوها حول
الفيل فطرحت حول الفيل فركضها حتى قتلها (وفرقة اخرى) زادت على
هولاء في الغرور اذ صعب عليها الاقتداء في بذل الثياب في الرضا بالدون
في المطعم والمنكح والمسكن وارادت ان تتظاهر بالتصوف ولم تجد بدا من التزين
بزيهم فتركت الخز والابريسم وطلبت المرقعات النفيسة والفوط الرفيعة و
السجادات المصبوغات وقيمتها اكثر من قيمة الخز والابريسم ولا يجتنبون
معصية ظاهرة فكيف بالباطنة وانما غرضهم رغد العيش واكل اموال السلاطين
وهم مع ذلك يظنون بانفسهم الخير وضرر هولاء على المسلمين اشد من

انکی مثال ایسی ہے جیسے کسی عورت نے سن پایا کہ بہادروں دلیروں اور لڑنیوالوں کے
نام دیوان میں لگے ہیں (یعنے روزینہ کے لیے) یہ بھی انکا سا لباس بدل بادشاہ کے
پاس پہونچی تحقیق پر وہ بدحال بڑھیا عورت نکلی اسے کہا گیا کیا تجھے بادشاہ سے
مسخر کرتے ہوئے شرم نہ آئی حکم ہوا اسے ہاتھیوں کے گرد ڈالدو انہوں نے اسے
کچل ڈالا یہانتک کہ مرگئی (ایک اور گروہ ہے) اور یہ دہوکا میں بڑھے ہوئے ہیں
جبکہ انسے بری لباس اور معمولی خوراک اور مکان اور نکاح پر قناعت میں سچے صوفیا
کی مانند پیروی نہ ہوسکی اور اپنے آپ کو تصوف میں مشہور کرنیکا ارادہ ٹھانا تو لاچار
ان کے کپڑے پہنے ریشم وغیرہ تو نہ پہنا مگر اعلے قسم جیسے بلند ٹوپیاں رنگین مصلے
جنکی قیمت ریشم وطلا وغیرہ سے بھی بڑھ کر ہوئے لیے یہ لوگ جبکہ ظاہری گناہوں
سے نہیں ہٹتے تو انکے باطن کا کیا حال انکی غرض صرف خوش عیشی اور بادشاہوں کا
مال کھانا ہوتی ہے اور معہذا یہ لوگ اپنے آپسے بھلائی کا گمان رکھتے ہیں ان کا

Marfat.com

مِنْ ضَرَرِ اللُّصُوصِ لِاَنَّ هٰؤُلَاءِ يَسْرِقُوْنَ الْقُلُوْبَ بِالزِّيِّ فَيَقْتَدِيْ بِهِمْ
غَيْرُهُمْ فَيَكُوْنُوْنَ سَبَبُ هِلَاكِهِمْ فَاِنِ اطَّلَعَ عَلٰى فَضَائِحِهِمْ فَيَظُنُّوْنَ
اَنَّ اَهْلَ التَّصَوُّفِ كَذٰلِكَ فَيُصَرِّحُوْنَ بِذَمِّ الصُّوْفِيَّةِ عَلَى الْاِطْلَاقِ (وَ
فِرْقَةٌ اُخْرٰى) اِدَّعَتْ عِلْمَ الْمُكَاشَفَةِ وَمُشَاهَدَةِ الْحَقِّ وَمُجَاوَزَةِ الْمَقَامَاتِ
وَالْوَصْلِ وَالْمُلَازَمَةِ فِيْ عَيْنِ الشُّهُوْدِ وَالْوُصُوْلِ اِلَى الْقُرْبِ وَلَا يَعْرِفُ
ذٰلِكَ وَالْوُصُوْلُ اِلَيْهِ اِلَّا بِاللَّفْظِ وَالْاِسْمِ فَتَلَقَّفَ مِنَ الْاَلْفَاظِ الطَّامَّةِ
كَلِمَاتٍ فَهُوَ يُرَدِّدُهَا وَهُوَ يَظُنُّ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَعْلٰى عِلْمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
فَهُوَ يَنْظُرُ اِلَى الْفُقَهَاءِ وَالْمُقْرِئِيْنَ وَالْمُحَدِّثِيْنَ وَاَصْنَافِ الْعُلَمَاءِ بِعَيْنِ
الْاِزْدِرَاءِ فَضْلًا عَنِ الْعَوَامِ حَتّٰى اَنَّ الْفَلَّاحَ لَيَتْرُكُ فَلَاحَتَهُ وَالْحَائِكَ حِيَاكَتَهُ
وَيُلَازِمُهُمْ اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً فَيَتَلَقَّفُ تِلْكَ الْكَلِمَاتِ الزَّائِفَةِ فَتَرَاهُ يُرَدِّدُهَا

ضرر مسلمانوں کے لیے چوروں سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ لباس کے سبب لوگوں کے دل چراتے ہیں اور عوام کی ہلاکت کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ بالآخر جب انکو ان کی بد اعمالیوں کا پتہ چلتا ہے تو کل اہل تصوف سے بدظن ہو کر سب کو برا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں (ا) ایک اور گروہ ہے جو علم مکاشفہ خدا کے مشاہدہ کل مقامات کے عبور وصل اور حضور خداوندی کے دوام اور قرب کے وصول کے مدعی ہیں مگر سوائے الفاظ اور ناموں کے ان کو کچھ بھی حاصل نہیں اور مجہول الفاظ بولتے اور بار بار دہراتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ یہی اولین و آخرین کا اعلے علم ہے۔ اور وہ عوام چھوڑ علماء فقہا، قاری اور محدثین کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں حالانکہ انکی اپنی بہبودی اس بات میں ہے کہ یہ جال کو سمیٹ اس کھیتی کو چھوڑ چند روز ان کے پاس رہکر ان مجہول الفاظ کو حل کرائیں یہ ان بے معنے کلمات کو اس طرح دہراتے ہیں گویا کہ یہ وحی کے ذریعہ

Marfat.com

كَانَّهُ يَتَكَلَّمُ عَنِ الْوَحْيِ وَيُخْبِرُ عَنْ اَسْرَارٍ وَيَسْتَحْقِرُ بِذٰلِكَ جَمِيْعَ الْعِبَادِ وَالْعُلَمَاءِ فَيَقُوْلُ
فِي الْعِبَادِ اِنَّهُمْ اُجَرَاءُ مُتْعَبُوْنَ وَيَقُوْلُ فِي الْعُلَمَاءِ اِنَّهُمْ بِالْحَدِيْثِ مَحْجُوْبُوْنَ وَيَدَّعِيْ
لِنَفْسِهٖ اَنَّهُ الْوَاصِلُ اِلَى الْحَقِّ وَاَنَّهُ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْفُجَّارِ الْمُنَافِقِيْنَ
وَعِنْدَ اَرْبَابِ الْقُلُوْبِ مِنَ الْحَمْقَاءِ الْجَاهِلِيْنَ لَمْ يُحْكِمْ قَطُّ عِلْمًا وَلَمْ يُهَذِّبْ خُلُقًا
وَلَمْ يُرَتِّبْ عِلْمًا وَلَمْ يُرَاقِبْ قَلْبًا سِوَى اِتِّبَاعِ الْهَوٰى وَتَلَقُّفِ الْهَذَيَانِ وَلَوِ
اشْتَغَلَ بِمَا يَنْفَعُهُ كَانَ اَحْسَنَ لَهُ (وَفِرْقَةٌ اُخْرٰى) جَاوَزَتْ هٰؤُلَاءِ فَاَحْسَنَتِ
الْاَعْمَالَ وَطَلَبَتِ الْحَلَالَ وَاشْتَغَلَتْ بِتَفَقُّدِ الْقَلْبِ وَصَارَ اَحَدُهُمْ يَدَّعِي الْمَقَامَاتِ
مِنَ الزُّهْدِ وَالتَّوَكُّلِ وَالرِّضَا وَالْحُبِّ مِنْ غَيْرِ وُقُوْفٍ عَلٰى حَقِيْقَةِ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ
وَشُرُوْطِهَا وَعَلَامَاتِهَا وَاٰفَاتِهَا فَمِنْهُمْ مَنْ يَدَّعِي الْوَجْدَ وَحُبَّ اللّٰهِ وَيَزْعُمُ
اَنَّهُ وَالِهٌ بِاللّٰهِ وَلَعَلَّهُ قَدْ يُخَيَّلُ بِاللّٰهِ خَيَالَاتٍ فَاسِدَةٍ هِيَ بِدْعَةٌ اَوْ كُفْرٌ فَيَدَّعِيْ

کلام کر رہے ہیں اور اسرار کی خبر دے رہے ہیں اور اسی کی بنا پر کل عابدوں اور عالموں کو حقیر جانتے ہیں عابدوں کو معیوب اور عالموں کو محجوب بیان کرتے اور اپنے آپکو واصل الی اللہ اور مقرب کہتے ہیں حالانکہ حقیقت میں یہ لوگ اللہ کے نزدیک منافقوں فاجروں اور صاحبدلوں کے نزدیک احمقوں، جاہلوں سے ہیں نہ علم سیکھا نہ اخلاق درست کیے اور نہ دل کا مراقبہ کیا سوا خواہشات نفسانی کی پیروی اور ہذیان گوئی کے کچھ نہ حاصل کیا اگر ایسی باتوں میں مشغول ہوتے جو انکو فائدہ دیتیں تو بہتر تھا (ایک اور گروہ ہے) انھوں نے ظاہری اعمال اچھے کیے اور حلال کو طلب کیا اور امراض دل کی تلاش میں مشغول ہوئے مگر ساتھ ہی زہد اور توکل رضا حب کے مقامات کے مدعی ہو بیٹھے مگر ان مقامات کی حقیقت و شروط اور علامات سے بالکل بے خبر رہے کوئی تو وجد کے مدعی ہو کر اللہ کے محب بنے اور یہ گمان کیا کہ اللہ کی محبت میں فریفتہ ہیں معہذا اللہ کے بارے میں ایسے ایسے فاسد خیالات رکھتے ہیں جو بذات خود کفر اور بدعت ہیں۔ خدا

Marfat.com

حُبَّ اللهِ قَبْلَ مَعْرِفَتِهِ وَذٰلِكَ لَا يُتَصَوَّرُ قَطُّ ثُمَّ إِنَّهُ لَا يَخْلُو قَطُّ مَا يُفَارِقُهُ مَا يَكْرَهُهُ اللهُ وَإِيْثَارُ هَوَى نَفْسِهِ عَلَى أَوَامِرِ اللهِ وَعَنْ تَرْكِ بَعْضِ الْأُمُوْرِ حَيَاءً مِنَ الْخَلْقِ وَلَوْ خَلَا بِنَفْسِهِ لَمَا تَرَكَهَا حَيَاءً مِنَ اللهِ وَلَيْسَ يَدْرِيْ أَنَّ كُلَّ ذٰلِكَ يُنَاقِضُ الْحُبَّ وَبَعْضُهُمْ يَمِيْلُ إِلَى الْقَنَاعَةِ وَالتَّوَكُّلِ فَيَخُوْضُ الْبَوَادِيَ مِنْ غَيْرِ زَادٍ لِيُصَحِّحَ التَّوَكُّلَ وَلَيْسَ يَدْرِيْ أَنَّ ذٰلِكَ بِدْعَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنِ الصَّحَابَةِ وَسَلَفِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَقَدْ كَانُوْا أَعْلَمَ بِالتَّوَكُّلِ مِنْهُ مَا فَهِمُوْا مِنَ التَّوَكُّلِ الْمُخَاطَرَةَ بِالرُّوْحِ وَتَرْكَ الزَّادِ بَلْ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَ الزَّادَ وَهُمْ مُتَوَكِّلُوْنَ عَلَى اللهِ لَا عَلَى الزَّادِ وَهٰذَا رُبَّمَا يَتْرُكُ الزَّادَ وَهُوَ مُتَوَكِّلٌ عَلَى سَبَبٍ مِنَ الْأَسْبَابِ وَاثِقٌ بِهِ وَمَا مَقَامٌ مِنَ الْمَقَامَاتِ الْمُنْجِيَةِ إِلَّا وَفِيْهِ غُرُوْرٌ وَقَدِ اغْتَرَّ بِهَا قَوْمٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا مَدَاخِلَ الْآفَاتِ فِيْهَا فِيْ رُبْعِ الْمُنْجِيَاتِ مِنْ كِتَابِ الْإِحْيَاءِ (وَفِرْقَةٌ

کو پہچاننے کے قبل محبت کا دعوی کر لیتے ہیں اور یہ کبھی ہو نہیں سکتا حالانکہ یہ خدا کے ممنوعات سے نہیں بچتے۔ اور نہ ہی اللہ کے احکام کو ہوائے نفسانی پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور اگر کسی بری بات کو چھوڑتے ہیں تو مخلوق کی شرم سے اگر کہیں علیحدگی میں ہوں تو محض اللہ کے حیا کی وجہ سے ہرگز نہیں چھوڑ سکتے اور نہیں خیال کرتے کہ یہ باتیں حب کے مخالف ہیں اور بعض قناعت و توکل کیطرف مائل ہیں پس توکل کو پورا کرنے کے لیے بغیر سامان جنگلوں پر جا بستے ہیں اور نہیں سوچتے کہ یہ تو بدعت ہے کیونکہ صحابہ اور سلف صالحین نے جو کہ توکل کے بارہ میں زیادہ علم رکھتے تھے کبھی ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے توکل کے معنے بغیر سامان کے روح کو خطرات میں ڈالنا نہیں سمجھا بلکہ سامان لیتے مگر بھروسا اللہ پر رکھتے نہ کہ سامان پر۔ یہ لوگ اگرچہ سامان کو چھوڑ دیتے ہیں مگر پھر بھی کسی نہ کسی سبب پر دل میں یقین کیے ہوتے ہیں کوئی موجب نجات مقام ایسا نہیں جس میں دھوکے نہ لگ سکیں اور بہت لوگ ان دھوکوں میں پھنسے پڑے ہیں۔ ہم نے اسکو آفات کے بیان

Marfat.com

أخرى، ضيقت على أنفسها أمر القوت حتى طلبت منه الحلال الخالص و أهملت تفقد القلب والجوارح من غير هذه الخصلة الواحدة، ومنهم من استوى الحلال في مطعمه وملبسه ومكسبه وبتعمق في ذلك ولم يدر أن الله لم يرض العباد إلا بالكمال والطاعات فمن اتبع البعض وأهمل البعض فهو مغرور وفرقة أخرى ادعت حسن الخلق والتواضع والسماحة فتصدوا الخدمة الصوفية فجمعوا قوما وتكلفوا اخدمتهم واتخذوا ذلك شبكة لحطام الدنيا وجمعا للمال وانما غرضهم التكثير والتكبر وهم يظهرون الخدمة والتواضع ويطلبون ان غرضهم الارتفاق وغرضهم الاستتباع ويظهرون ان غرضهم الخدمة وهم يجمعون الحرام والشبهات لينفقوا عليهم فيكثر اتباعهم وينتشر بتلك الخدمة ذكرهم ومنهم من يأخذ من أموال السلاطين وينفق عليهم

میں احیاء العلوم[1] کے ربع منجیات میں مفصل ذکر کیا ہے (ایک اور فرقہ ہے) جنہوں نے اپنے آپ پر کھانے کی تنگی کر رکھی ہے حتے کہ حلال محض حاصل کرتے ہیں مگر اس ایک خصلت کے سوا باقی ظاہری و باطنی اعمال سے بے پرواہ ہیں اور انہی میں سے بعض اپنے کھانے پینے کمانے میں تو حلال کو استعمال کرتے اور اسی فکر میں لگے رہتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اللہ بندوں سے شریعت کی پوری پوری تابعداری اور اطاعت کے سوا کبھی راضی نہیں ہوتا جو شخص بعض باتوں میں پیروی کرے اور بعض کو چھوڑ دے وہ دہوکہ میں ہو (ایک اور گروہ ہے) جو حسن خلق۔ تواضع۔ اور نرمی کے مدعی ہیں اور صوفیا کی خدمت کو شبو اگردانا چند لوگ جمع کر لیے اور انکی خدمت ذمہ لی اور اس کام کو دنیا اور مال جمع کرنے کا ذریعہ بنایا ان کاموں سے انکی غرض دنیا کی بہتات اور بڑائی ہوتی ہے اور وہ اس خدمت سے تواضع اور نرمی اور خدمت کا اظہار کرتے ہیں اور وہ حرام اور مشتبہ مال اپنے خرچ کرنے کو جمع کر لیتے ہیں تاکہ اس قسم کی بہت

[1] یہ کتاب بھی اردو میں طبع ہو چکی ہے قیمت (مثلاً) عبد الرحیم

Marfat.com

وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُ مِنْ اَمْوَالِ السَّلَاطِيْنِ وَالظَّلَمَةِ لِيُنْفِقَ ذٰلِكَ بِطَرِيْقِ الْحَجِّ عَلَى
الصُّوْفِيَّةِ وَيَزْعُمُ اِنَّ غَرْضَهُ الْبِرُّ وَالْاِنْفَاقُ وَالْبَاعِثُ لِلْجَمِيْعِ وَاِنَّمَا هُوَ الرِّيَاءُ
وَالسُّمْعَةُ وَذٰلِكَ اَهْمَالُهُمْ لِجَمِيْعِ اَوَامِرِ اللّٰهِ وَرِضَاهُمْ بِاَخْذِ الْحَرَامِ وَالْاِنْفَاقِ
مِنْهُ وَمِثَالُ الَّذِيْ يُنْفِقُ الْمَالَ الْحَرَامَ فِيْ طَرِيْقِ الْحَجِّ كَمَنْ يَعْمُرُ مَسْجِدًا وَيُطَيِّنُهُ
بِالْعَذِرَةِ وَغَيْرِهَا مِنَ النَّجَاسَاتِ وَيَزْعُمُ اَنَّ قَصْدَهُ الْعِمَارَةُ (وَفِرْقَةٌ
اُخْرٰى) اِشْتَغَلَتْ بِالْمُجَاهَدَةِ وَتَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ وَتَطْهِيْرِ النَّفْسِ مِنْ صاحب مجاہدہ
عُيُوْبِهَا فَصَارُوْا يَتَعَمَّقُوْنَ فِيْهَا فَاتَّخَذُوا الْبَحْثَ عَنْ عُيُوْبِ النَّفْسِ وَ
مَعْرِفَةِ خِدَعِهَا عِلْمًا وَحِرْفَةً لَهُمْ فَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِهِمْ مُشْتَغِلُوْنَ
بِالتَّحَفُّظِ مِنْ عُيُوْبِ النَّفْسِ بِاسْتِنْبَاطِ دَقِيْقِ الْكَلَامِ فِيْ اٰفَاتِهَا فَيَقُوْلُوْنَ
هٰذَا فِي النَّفْسِ عَيْبٌ وَالْغَفْلَةُ عَنْ كَوْنِهٖ عَيْبًا عَيْبٌ وَيَسْتَعْمِقُوْنَ فِيْهِ

سی جماعت پر خرچ کرسکیں اور اس خدمت کی وجہ سے انکا نام مشہور ہو اور بعض لوگ
بادشاہوں اور ظالموں سے مال لیکر صوفیوں کو حج کرانے پر خرچ کرتے ہیں اور اس
فعل میں اپنی غرض نیکی اور خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی خیال کرتے ہیں
مگر فی الحقیقت ان سب امور سے غرض ریا اور سمعہ ہوتی ہے انکا کل احکام الٰہی
کو چھوڑ کر صرف حرام مال لیکر خرچ کرنے پر خوش ہو بیٹھنے کی مثال اور اس شخص
کی مثال جو کہ حرام مال حج کے رستہ میں خرچ کرے اس شخص کی طرح ہے جو مسجد
تعمیر کرائے اور اس میں نجاست لا کر بھر دے اور خیال کرے کہ میری اس سے غرض
تو آبادی مسجد ہے (ایک اور گروہ ہے) جو مجاہدہ، تہذیب اخلاق، نفس کو عیوب سے
پاک کرنے میں مشغول ہوئی مگر وہ صرف نفس کے عیوب اور اس کے دھوکوں کو پہچاننے کی
علم میں ہی پھنسے رہے پس وہ ہر وقت عیوب نفس کے بارہ میں کلام کی باریکیوں
سے استنباط میں لگے رہتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں نفس میں فلان عیب ہے (اور چونکہ

Marfat.com

بِكَلِمَاتٍ مُسَلْسَلَةٍ فَضَيَّعُوا فِي ذٰلِكَ أَوْقَاتَهُمْ لَا لَهُمْ وَقَنَعُوا مَعَ أَنْفُسِهِمْ
وَلَمْ يَتَعَلَّقُوا بِخَالِقِهِمْ وَمِثْلُهُمْ مَنِ اشْتَغَلَ بِأَوْقَاتِ الْحَجِّ وَعَوَائِقِهٖ وَلَمْ
يَسْلُكْ طَرِيْقَ الْحَجِّ وَذٰلِكَ لَا يُغْنِيْهِ عَنِ الْحَجِّ فَهُوَ مَغْرُوْرٌ وَفِرْقَةٌ أُخْرٰى جَاوَزُوْا
هٰذِهِ الْمَرْتَبَةَ وَابْتَدَءُوْا سُلُوْكَ الطَّرِيْقِ وَانْفَتَحَتْ لَهُمْ أَبْوَابُ الْمَعْرِفَةِ فَلَمَّا
شَمُّوْا مِنْ مَبَادِي الْمَعْرِفَةِ رَائِحَةً تَعَجَّبُوْا مِنْهَا وَفَرِحُوْا بِهَا وَأَعْجَبَتْهُمْ غَرَابَتُهَا
فَتَعَلَّقَتْ قُلُوْبُهُمْ بِالِالْتِفَاتِ إِلَيْهَا وَالتَّفَكُّرِ فِيْهَا وَفِي كَيْفِيَّةِ انْفِتَاحِ بَابِهَا
عَلَيْهِمْ وَانْسِدَادِهٖ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَذٰلِكَ غُرُوْرٌ لِأَنَّ عَجَائِبَ طَرِيْقِ اللّٰهِ لَيْسَ
لَهَا نِهَايَةٌ فَمَنْ وَقَفَ مَعَ كُلِّ أُعْجُوْبَةٍ وَتَقَيَّدَ قَصُرَتْ خُطَاهُ وَحُرِمَ الْوُصُوْلَ
إِلَى الْمَقْصِدِ وَمِثَالُ ذٰلِكَ كَمَنْ قَدِمَ عَلٰى مَلِكٍ فَرَأٰى عَلٰى بَابِ مَيْدَانِهٖ رَوْضَةً
فِيْهَا أَزْهَارٌ وَأَنْوَارٌ وَلَمْ يَكُنْ قَدْ رَاٰهَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا رَاٰى مِثْلَهَا فَوَقَفَ

ہم اس سے غافل ہیں غفلت بھی ایک عیب ہے یعنے اس سے ایک کی بجائے دو عیب ہو گئے بکی
مانند کبھی کبھی مسلسل کلمات اور نقات نکالتے رہتے ہیں انہوں نے بھی اپنا سب کا سب وقت
ضائع کیا کیونکہ یہ صرف اپنے نفس ہی میں منہمک ہے اور خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ کیا انکی
مثال اس طرح ہے جیسے کوئی حج کے اوقات اور گھاٹیوں پر تو پہونچ گیا مگر حج کو مسنون
طریقہ سے ادا نہ کیا یہ کام اسے حج سے مستغنی نہ کریگا یہ بھی دہوکا ہیں ہیں ایک اور گروہ
ہے جنہوں نے اس مرتبہ سے گذر کر سلوک کا رستہ اختیار کیا مگر ابھی معرفت کا ایک
ہی دروازہ کھلا تھا کہ اس کے ابتدائی عجائبات دیکھ کر ہی حیران ہو کر خوش ہو بیٹھے
اس جگہ دل لگا اور اپنے پر اس دروازہ کے کھلنے اور دوسروں کے لیے بند رہنے کی
کیفیت ہی سوچا کیے اور یہ بھی دہوکا ہے کیونکہ اللہ کے رستہ کو عجائبات بیشمار ہیں
جو ہر عجیب بات پر رک جائے اسکی رفتار سست پڑ جائیگی اور مقصد تک نہ پہونچ
سکیگا انکی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص بادشاہ کو ملنے کو آئے مگر جب اس کی

Marfat.com

اِظْهَارُهَا حَتّٰی لَا یَقَعَ الْمَغْرُوْرُ فِیْهَا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ

یعنے اُسکو خدا سمجھ لیا جیسیکہ کوئی شخص شیشے یا پانی میں ستارہ کو دیکھ پائے پس یہ گمان کرے کہ یہ اصلی ستارہ ہے پانی یا شیشے میں اسے پکڑلے کو ہاتھ مارے تو وہ دہوکہ کہاے گا اللہ کیطرف چلنے کے رستہ میں کئی قسم کے دہوکے لگ جاتے ہیں جو کہ بڑی بڑی ضخیم جلدوں میں بھی کل خفیہ علوم کی شرح سے قبل شمار بھی نہیں کیے جاسکتے اور یہ ایسی بات ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں (یعنے اللہ کے اسرار کو ظاہر کرنا منع ہے) اور کبھی اس وجہ سے (اسی انداز کے مطابق اظہار کرنا جائز بھی ہے تاکہ کوئی بھٹکا ہوا اس میں دہوکا نہ کھاجاے اور اللہ کیطرف سے ہے توفیق اور وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا نگہبان اور نہ ہم گناہ سے بچ سکتے ہیں اور نہ نیکی کی طاقت رکھتے ہیں بجز مدد اس اللہ کے جو کہ علی و عظیم ہے اور رحمت بہیجے اللہ تعالے ہمارے سردار حضرت محمد پر اور انکی اولاد و سب اصحاب پر۔ آمین

معذرت ناظرین

خدا کے فضل و کرم سے آپ یہ رسالہ ملاحظہ فرما چکے امام موصوف نے جس عمدگی و وضاحت سے ہر گروہ کے عیوب و نقائص اور ان کے اسباب و علامات بیان فرمائیں یہ کچھ ان ہی کا حصہ تہا وہ اسباب جنہوں نے امام موصوف کو اس رسالہ کی تصنیف پر مجبور کیا معلوم نہیں کہ ان کے زمانے میں کس قدر تہے لیکن اس میں شک نہیں اس زمانے میں تو اس قسم کے رسالہ کی ایسی ضرورت تہی گو

تصنیف ہی اسی وقت کے لیے ہوا ہے جمیع برادران اسلام سے مودبانہ التماس ہے کہ ان اوراق کو ایک دوسرے گروہ کی مذمت۔ عیب جوئی۔ بغض وطعن کا آلہ نہ بنا لیں بلکہ ہر شخص کو عام اس سے کہ ان مذکورہ اصناف اربعہ میں سے کسی سے تعلق رکھتا ہو اپنی اپنی جگہ اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول ہو کر امام موصوف کے حق میں عند اللہ از دیاد مراتب کے لیے دعا کرنی چاہیے کہ انہوں نے ہمیں ایسے وقت میں ہمارے عیوب سے ایسے حکیمانہ انداز سے مطلع فرمایا ہے کہ جس وقت ہم اگر توجہ کریں تو موت سے پہلے اپنی اصلاح کر کے نجات پا سکتے ہیں دوستو کس کو اس بات سے انکار ہو سکتا ہے کہ یہ تنزل وادبار جس میں مسلمان گرفتار ہیں اور جس کی بدولت خدائے جل وعلی کا سچا دین اور اس کا پاک کلام مورد طعن وملامت بن رہا ہے یہ سب کچھ تفرقہ اور شرک وریا و اتباع نفس وہوائے کا نتیجہ ہے اور یہ شقاق ونفاق کیوں ہوا محض عدم اخلاص ومخالفت طریق حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سو پیارے بھائیو اب تو ذلت ونکبت کی حد ہو چکی باہم لڑائی بھڑائی چھوڑ کر یک دل وجان ہو اسلام کے سچے تابعدار ہو کر۔ ظاہر وباطن خلوت وجلوت ہر حالت میں شریعت کی پابند ہو جاؤ اور وہ صفات پیدا کرو جو صحابہ وتابعین اور خلفائے راشدین وائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں پائے جاتے تھے خدا کے وعدے سچے ہیں إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۱ لاکن بحکم أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ ۲ اور وان عملتم

---

۱ اللہ تعالے بالکل اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔

۲ بنی اسرائیل سے خطاب ہے کہ اے بنی اسرائیل میری نعمتوں کو یاد کرو اور میرا عہد پورا کرو یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ میں بھی اپنا وعدہ (دنیاوی عزت وتمکن اور اخروی نجات) پورا کروں گا۔ (پارہ اول رکوع ۵)

عدہ[1] تا جب تک اپنی آپ اصلاح کر کے صحیح طور پر مسلمان نہ ہونگے اور حسب ارشاد خداوندی[2] اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اور ان حقوق کو جو بحیثیت مسلمان ہونے کے ہم پر لازم آتے ہیں پورا نہ کریں گے اور راہ راست پر عمل پیرا نہ ہونگے کبھی اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ[3] کا وعدہ پورا نہ ہوگا

لہ خدا پاک نے سورہ بنی اسرائیل پندرہ پارہ پہلے رکوع میں بنی اسرائیل کی ترقی و تنزل الٹ پلٹ ذکر کر کے نجات کا راستہ بتایا ہے فرمایا ہے کہ اس تنزل کے بعد اگر تم ہماری طرف لوٹو گے ہم بھی تمہاری مدد کے لیے پھریں گے۔

سہ خدا تعالےٰ تب تک کسی قوم کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو خود نہیں بدلتے۔

سہ خدا پاک نے چوتھے پارہ میں فرمایا ہے سست نہ ہو جاؤ ناکامی سے غمزدہ ہو بیٹھو نہ رہو ضرور تم ہی غالب رہو گے بشرطیکہ ایمان میں کامل رہو۔

خاکسار عبدالرحیم

اعلان

ہم نے اس رسالہ کی دو سو کاپی گروہ علمائے عظام و صوفیائے کرام کے لیے علیحدہ کر رکھی ہے اگر ان حضرات میں سے کوئی صاحب خود یا کوئی اور صاحب جو ان حضرات تک یہ رسالہ پہونچا سکیں طلب کریں گے تو ہم صرف دو روپیہ محصول ڈاک پر مفت اُن کی نذر کریں گے دیگر صاحب استطاعت احباب کو چاہیے کہ ہم سے تاجرانہ نرخ پر زیادہ نسخے خرید کر اس رسالہ کو ان اصناف الخ کے سرکردہ بزرگان تک پہونچائیں

خاکسار عبدالرحیم

Marfat.com

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

مسلمان بچوں کی تعلیم کے لیے

سلسلہ کتب اسلام

مصنفہ فاضل اجل عالم بے بدل مولنا مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم و مغفور

اردو قاعدہ جس میں علاوہ مفردات و مرکبات الفاظ کے نصیحت آمیز فقرات درج کیے گئے ہیں۔ قیمت صرف ایک پیسہ - - - - - - - (ــ/ ۱)

اسلام کی پہلی کتاب معہ فرہنگ ذات و صفات باریتعالےٰ اور پیغمبروں۔ جنوں۔ فرشتوں۔ قیامت وغیرہ کے بیان میں۔ الغرض اسلام کے کل اصول اس کتاب میں درج کیے گئے ہیں قیمت ایک آنہ ایک پیسہ (ـ۱/ ۱)

اسلام کی دوسری کتاب معہ فرہنگ اس کتاب میں نماز روزہ طہارت اعتکاف وغیرہ کے متعلق ۸۰ باب لکھے گئے ہیں۔ قیمت صرف دو آنے (۲/)

اسلام کی تیسری کتاب معہ فرہنگ اس کتاب میں حج زکوٰۃ۔ نکاح۔ طلاق۔ عدت وغیرہ کے متعلق ۶۴ باب لکھے گئے ہیں قیمت صرف دو آنے چھ پائی (۲/۶)

اسلام کی چوتھی کتاب خرید و فروخت تجارت زراعت۔ شراکت۔ وقف۔ نذر۔ قصاص۔ دیت فرائض۔ وغیرہ کے متعلق (۱۵) باب لکھے گئے ہیں قیمت صرف (۳/)

اسلام کی پانچویں کتاب اس میں رسول اللہ صلعم اور خلفائے راشدین صحابہ کرام کے حالات اور ان کے جنگ و جدل اور فتوحات وغیرہ ہیں قیمت (۶/)

اسلام کی چھٹی کتاب اس میں پہلے تو قرآن شریف کی دعائیں ایک جگہ جمع کی گئی ہیں بعدہ رسول اللہ صلعم کے شب و روز کے وظائف اور اوراد درج ہیں قیمت (۸/)

اسلام کی ساتویں کتاب اس کتاب میں نماز۔ روزہ زکوٰۃ کے متعلق ترغیبی و ترہیبی مسائل درج کیے گئے ہیں جو ۱۰۳ باب میں بیان ہوئے ہیں قیمت چھ آنے (۶/)

اسلام کی آٹھویں کتاب اس کتاب میں حج نکاح جہاد۔ بیع۔ شرے کے مسائل و طعام۔ لباس قضا حد و دیر ادب کے ترغیب کے متعلق (۱۸) باب ہیں قیمت (۶/)

اسلام کی نویں کتاب اس میں نیک صحبت۔ زہد اللہ کے ذکر۔ تقویٰ۔ توکل۔ صبر۔ وصیت۔ اور قیامت کے دن اٹھنے بہشت۔ دوزخ۔ عذاب قبر کے متعلق ایک سو سے زیادہ باب درج ہیں قیمت ساڑھے چھ آنے (۶/۶)

اسلام کی دسویں کتاب یہ کتاب زمانہ قدیم و جدید کی جامع تواریخ ہے حضرت آدم سے لیکر اس زمانے تک کل ملکوں اور کل مذہبوں کے متعلق تاریخی حالات ۲۱۴ باب میں درج ہیں اور ایک ایک بات میں کئی کئی بادشاہوں کا حال ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عـه/)

اسلام کی گیارھویں کتاب اس میں اسلام کے کل اصول مدلل و مفصل ہیں اور مخالفین کے جوابات کے متعلق طول طویل ۶۸ بحثیں درج ہیں۔ چنانچہ ہستی و جود باریتعالیٰ کے متعلق ۱۰۳ دلائل دیے گئے ہیں قیمت (عـه)

اسلام کی بارھویں کتاب اس کتاب میں مسائل طہارت اور اوقات نماز کے متعلق بہت مدلل و مفصل ۲۰ بحثیں درج کی گئی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عـه)

المشتهر

عبدالرحیم و عبدالرحمٰن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہور مسجد چینیاں

اسلام کی چودھویں کتاب ۱۰۱ ترغیبی مسائل نماز روزہ اور زکوٰۃ کے متعلق ... ۲۱۲

(مترجم اردو)

حقیقۃ لباہرہ فی اسرار الشریعۃ الطاہرہ

مصنفہ جناب علامہ فہامہ سید محمد ابوالہدی آفندی حسنی خالدی صیادی پیر مرشد و منظور نظر سابق خلیفۃ المسلمین و امیر المومنین سلطان عبدالحمید خان ثانی غازی

((دستویہ وہ جلیل القدر کتاب ہے جس کا ہر مسلمان کے گھر میں ہونا لازمی اور جس کا ذکر ہر شیدائے اسلام کے کان تک پہنچنا ضروری ہے اس تحفہ بے نظیر میں علامہ موصوف نے ایمان کی (۷) شاخوں میں سے ہر ایک کا نہایت دلچسپ و دل نشین پیرایہ میں ذکر کیا ہے اور ہر شاخ کے دینی فوائد و اسکو بیان کر کے اسکے متعلقہ دنیوی فوائد اور برکات کا بھی ایسی خوبی سے اظہار فرمایا ہے کہ انسان اسلام کی ظاہری و باطنی برکات اور دینی و دنیوی فوائد پر فریفتہ ہو کر خود بخود اپنی عملی کمزوری پر نادم ہوتا اور تلافی مافات کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے خاصکر نماز - روزہ حج - زکوٰۃ - ہجرت - جہاد - اسلامی زہد کی صحیح تعریف پر ایسا نفیس مضمون دیا ہے کہ طاقت بیان نہیں زیادہ لکھنا فضول - یہ مذکورہ بالا شہرہ آفاق نام اس کتاب کی عمدگی کی کافی ضمانت ہیں - عربی بھی با اعراب ساتھ رکھی گئی ہے حجم (۱۴۲) صفحات قیمت صرف نو آنے (۹/) ہر کتاب کا محصول ڈاک و فیس منی آڈر بذمہ خریدار -

ہدیۃ شیدیہ (ترجمہ اردو) تحفۃ المرضیۃ

فی الاخبار القدسیۃ والاحادیث النبویۃ والعقائد التوحیدیۃ والحکایات السنیۃ والاشعار المرضیہ

مصنفہ فاضل اجل شیخ عبد المجید زینی حنفی

جیسا کہ کتاب ہذا کے نام سے ظاہر ہے فاضل مصنف اسمیں ہر ضروری مسئلہ کو ایسے دلکش پیرایہ میں ادا کیا ہے کہ یہ گوہر نایاب وعظ و نصائح و حکمت آموز وقت آثار حکایات و جاد و اثر اشعار اور توحیدی عقائد - احادیث نبویہ میں کل کتب سے فائق ہو گیا ہے علاوہ ازیں اسمیں موسی علیہ السلام پر نازل شدہ چالیس صحیفوں کا بھی مفصل ذکر ہے - غرض دنیا ظاہر و باطن کے لیے کسی مفید دوا کو ذکر کیے بغیر نہیں چھوڑا گیا چونکہ عربی میں ہونے کے سبب ہمارے اردو خوان اس فیض سے محروم تھے سلیس و عام فہم اردو میں اس کا ترجمہ کرا کر شائع کیا گیا ہے واشعار و آیات احادیث عربی میں بھی درج ہیں (حجم ۲۲۲ صفحات قیمت [illegible]

المشتہر

عبدالرحیم عبدالرحمان پبلشرز معہ لوہی رحیم بخش مرحوم لاہور [illegible]

عزیز القلوب (اردو ترجمہ) مکاشفۃ القلوب

المقرب الی حضرۃ علام الغیوب

مصنفہ امام حجۃ السلام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد الغزالی رح

امام غزالی نے جن کے نام نامی سے شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ بے خبر ہو اس کتاب میں شریعت اسلامی کو تصوف کا رنگ دیکر ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے کہ اس مضمون کی باقی کتب سے بدرجہا فائق ہو گئی ہے چنانچہ آپ نے خوف الہی ریاضت. صبر توبہ محبت عشق الہی توکل رضا بالقضا اللہ تعالی کی اطاعت خاصکر شکر و علم و زہد تقوی. اخلاص امر معروف کسب حلال محاسبہ مراقبہ کی کیفیات بیان کرتے ہوئے ترغیب دیکر اتباع نفس و ہوی و شیطان فسق و فجور نفاق قطع رحم. قساوۃ قلبی. تمرد تکبر و غیبت نمیمت. حسد. کذب بخل. زنا. شراب. لغویات ریا شرک وغیرہ وغیرہ کے عیوب و رنج کرتے ہوئے ان سے روک کر اتباع رسول کریم اور آپ پر درود پڑھنے اور ذکر الہی کے فضائل حسن خلق خصوصاً نماز روزہ. حج زکوۃ. صلہ رحمی حقوق اللہ و حقوق العباد و حقوق والدین اولاد و دیگر خویش و اکارب. اکل حلال. ترک حرام. طہارۃ حق کی باطل کے ساتھ لڑائی کے حقائق و اسرار کو اظہار فرما کر اوراد و وظائف و نفلی عبادات و قرآن شریف اور ماہ رجب اور ماہ شعبان و ماہ رمضان المبارک و نماز تہجد و تراویح و عیدین و ایام عاشورہ و لیلۃ القدر و محرم وغیرہ کے فضائل کو بوجہ اکمل و اتم درج کرتے ہوئے بہشت و دوزخ حساب. عذاب قبر سکرات موت. ذکر موت. اقسام عذاب. جنازہ کے آداب. رضا الہی کے اسباب کو عقلی و نقلی دلائل ثابت کر کے اور مخالفین کے دندان شکن جواب دیتے ہوئے اس کتاب کو رسول اللہ صلعم کی وفات پر ایک سو گیارہ بابوں میں ختم کیا ہے اور ہر ایک بحث میں قرآن شریف کی آیات اور احادیث نبویہ اور بزرگوں کے کلمات طیبات صحابہ کے آثار عجیب و غریب حکایات جاد و اثر اشعار سے ایسا مزین کیا ہے کہ سوائے کل کتاب ختم کیے دل کو چین نہیں آتا ہم نے اس کو ایک لائق مترجم سے مروجہ فصیح و بلیغ اردو میں ترجمہ کرا کر دیگر آیات و احادیث و اشعار کو عربی میں بھی درج کر دیا گیا ہے، جلی قلم سے لکھوا کر اعلے سفید کاغذ پر طبع کرایا ہے۔

تعداد صفحات (۵۴۲) تقطیع کلاں (۲۶×۲۰) قیمت صرف دو روپے (عہ)

زبدۃ المرام فی ترجمہ عمدۃ الاحکام

یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا مجموعہ

کل ائمہ محدثین کا اتفاق ہے کہ جس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم متفق ہو کر اپنی اپنی صحیح میں بیان کریں قرآن شریف کے بعد وہ حدیث شریف جملہ احادیث پر مقدم اور سب سے بڑھ کر معتبر ہے اور بلا چون و چرا تسلیم کر لینے کے زیادہ تر لائق ہے لہذا امام مرحوم مولانا حافظ عبد الغنی صاحب نے دونوں دونوں صحیحین کی احادیث متفق علیہ کو جو احکام یعنی طہارت نماز روزہ. زکوۃ. حج بیع. شری نکاح. طلاق. رضا. قصاص. حدود و قسموں. نذر دل لہو و لعب کے بیان کھانوں کے بیان پینے کے بیانات قربانی لباس جہاد اور غلام آزاد کرنے کے احکام کے متعلق تھیں ایک جا جمع کیا اور جناب حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی نے بطرز مستحسن خود اس کا سلیس اردو میں ترجمہ کرایا اور ہم نے بصرف کثیر بین السطور جو قلم اسطری تقطیع درمیانہ بعہ حواشی جدیدہ بعبت اسماد سطور رجا شدہ کاغذ اعلے قسم پر طبع کرایا ہے شائقین و عاشقان کلام و سنت تمام خاتم المرسلین کو تمام دکو ہر بے بہا کتاب ہاتھوں ہاتھ خرید لینا چاہیے کہ شاید دوسرا ایڈیشن ایسا اعلے طبع نہ ہو سکے قیمت عہ

المشتہران

عبد الرحیم عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم تاجران کتب لاہور مسجد چینیاں

Marfat.com

طب جسمانی وطب روحانی

مصنفہ امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی

جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے کہ امام موصوف نے اس کتاب میں جس طرح تشریح اجسام وجمیع علل جسمانی کا بعد ادو
علاج لکھا ہے اسی طرح بدن کی روحانی تشریح فرما کر کل قسم روحانی امراض کے اسباب و معالجات ایسے نازک
انداز سے ارقام فرمائے ہیں کہ دل پر اثر کیے بغیر نہیں رہتے۔ ساتھ ہی طبی ادویہ کی طرح روحانی ادویہ مفردہ
و مرکبہ کو بھی نہایت دلچسپ پیرایہ سے ادا فرمایا ہے روح وجسم کی طب سے فارغ ہو کر علم الہیات پر اس زور اور
خوبی سے قلم اٹھایا ہے کہ معقولات کو محسوسات کا جامہ پہنا کر عام فہم کر کے ان کل اعتراضوں اور خرخشوں
کو بیس ڈالا ہے اور جو فلسفہ قدیم یا جدید کے سبب کسی طالب علم کے دماغ میں پیدا ہو سکتے ہیں اس میں بھی کچھ
شک نہیں کہ یہ کتاب احیاء العلوم کی روح رواں اور کیمیائے سعادت کی اکسیر ہے اور ایسے دردبھرے طریق
سے لکھی گئی ہے کہ امام موصوف کی آخری تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ لیکن خدا کی شان ابھی تک عربی میں بھی
طبع نہ ہوئی تھی حسن اتفاق اور مسلمانوں کی خوش قسمتی سے ہمارے ہاتھ اس کا ایک قلمی نسخہ آیا جسے فوراً
اردو زبان میں ترجمہ کرا کر شائقین کے پیش کیا جاتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ ہاتھ جن تک یہ کتاب پہنچے اور
ازلی سعید ہیں وہ نفوس جو اس کی قیمتی نصائح پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کریں و طیار ہونے کو ہے۔

اخلاق سلف یعنی ترجمہ اردو کتاب تنبیہ المغترین

مصنفہ قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ

اس بینظیر کتاب میں صرف سلف صالحین کے اخلاق حسنہ کے متعلق قریباً ایک سو اسی باب ہیں ہر ایک باب
میں نہایت دردمندانہ لہجہ سے پاس اخلاق کی تعلیم دیکر بطور نمونہ بزرگان سلف کی نظیریں اور واقعات
پیش کیے گئے ہیں۔ اخلاق کی درستی کے متعلق اس سے بہتر کتاب کا ملنا متعسر ہے۔

مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رح بزبان اردو

ملک ہند کا شاید ہی کوئی تعلیم یافتہ مسلمان ایسا نکلے جو حضرت مجدد الف ثانی رح سرہندی کے بابرکت
نام سے نا آشنا ہو آپ کے اسرار و حکم و معلم لطائف ظاہر و باطن مکتوبات کا نہایت سلیس اردو میں ترجمہ
کرا دیا گیا ہے حصہ اول زیر طبع ہے امید ہے کہ قدردان ہماری حوصلہ افزائی کریں گے۔

المشتہر

عبدالرحیم و عبدالرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم لاہور مسجد چینیاں

Marfat.com

مجموعہ

عشقیہ

مصنفہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

استاد و خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

عشق و محبت اور معرفت الٰہی و تصوف میں عجیب کتاب ہے

(۲) رسالہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی در توحید۔

(۳) رسالہ حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی در بیان روح و نفس وغیرہ۔

(۴) رسالہ عشق نامہ یعنے ترجیع بند حضرت مولٰنا واحدی

علیہ الرحمۃ نہایت پر لطف نظم ہے۔

مولٰنا مولوی حافظ سید یٰسین علی نظامی دہلوی خواجزادہ

حضرت خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہ نے

اپنے کتب خانہ نظامیہ کے واسطے

مطبع قیصریہ دہلی میں طبع کرا کے شائع کیا

سنہ ۱۳۳۲ھ

بار اول

Marfat.com